10 تقاریر

بابت

جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات

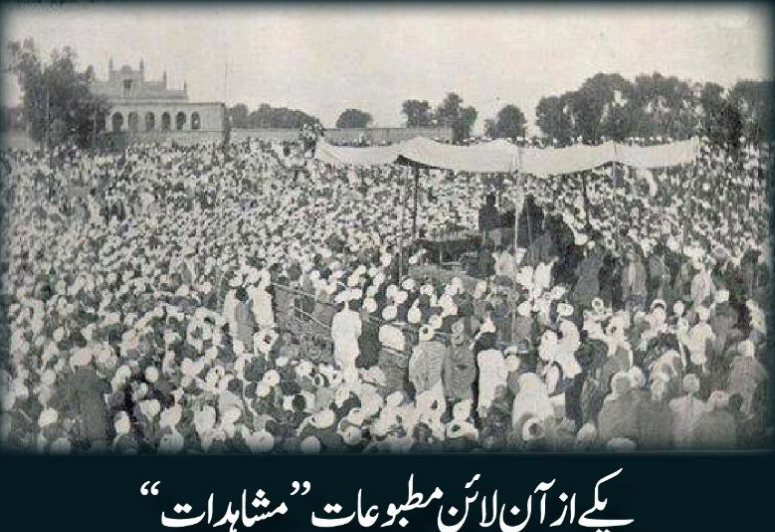

یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

40

ابو سعید حنیف احمد محمود

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(الزمر:19)

10 تقاریر

بابت

جلسہ سالانہ کی اہمیت وبرکات

یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

40

ابوسعید حنیف احمد محمود

رابطہ کرنے کے لیے

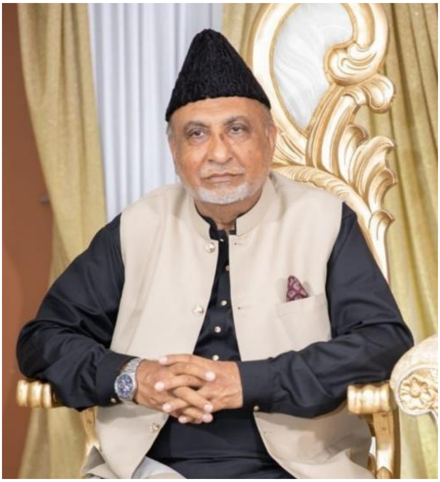

ای میل ایڈریس: hanifahmadmahmood@hotmail.com

ویب سائیٹ: www.mushahedat.com

فون نمبر: +44 73 7615 9966

مالا کا پہلا موتی

جلسہ سالانہ، جماعت احمدیہ کی پہچان بن چکا ہے۔ بعض سوسائٹیز، فرقے یا جمعیتیں اپنی اپنی سالانہ تقریبات منعقد کرتی ہیں۔ جن میں اکثریت انہیں سالانہ کانفرنس (Annual conference) کا نام دیتی ہیں۔ مَیں نے مختلف مذاہب، فرقوں اور جمعیتوں کی تاریخ بالخصوص اُن کے سالانہ تہواروں کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے "جلسہ سالانہ" کے نام سے کوئی سالانہ اکٹھ نظر نہیں آیا ماسوائے جماعت احمدیہ کے۔ جس کا سب سے پہلے استعمال بانی جلسہ سالانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں اپنی کتاب آسمانی فیصلہ میں فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویّہ تاریخ مقرّرہ پر حاضر ہو سکیں۔ سومیرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے .... حتّٰی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتّٰی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقرّرہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھادینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی

روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

اس پہلی بابرکت محفل میں 75 مخلصینِ احمدیت نے شرکت فرمائی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے پیرو مرشد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکہ آراء کتاب آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنائی۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ پودا جلد جلد بڑھا اور اس کی شاخیں 75 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ جن پر لکھوکھا پرندے نہ صرف بسیرا کر رہے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے یہ پرندے مستفیض ہوتے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ کا تجزیہ پیش کیا جائے تو امسال قادیان میں 131 واں جلسہ منعقد ہوگا، جرمنی اپنا پچاسواں، کینیڈا اپنا اڑتالیسواں اور برطانیہ ساٹھواں جلسہ منعقد کرنے جارہا ہے جبکہ پاکستان میں 1983ء تک جلسہ سالانہ منعقد ہوتے رہے اور اس کے بعد سے حکومت کی پابندیوں کا سامنا ہے۔

جلسہ سالانہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ سینکڑوں مقرّرین اور مصنّفین نے تقاریر، مضامین اور کتب کے ذریعے جلسہ سالانہ کی برکات پر روشنی ڈالی ہے۔ خاکسار نے اپنے مضامین اور تقاریر (جن کی تعداد اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہزاروں میں ہے) کا آغاز جلسہ سالانہ پر لکھنے سے کیا تھا یعنی بحیثیت طالبِ علم جامعہ احمدیہ میرا یہ مضمون الفضل ربوہ میں شائع ہوا تھا۔ اَور اب اِن میں "مشاہدات" بھی شامل ہیں جس نے گاہے بگاہے گزشتہ تین سالوں میں 10 تقاریر تیار کیں۔ جو www.mushahedat.com میں موجود ہیں۔ ان 10 تقاریر سے ہزاروں لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ جس کا اندازہ اِس سے ہوتا ہے کہ مشاہدات سے فائدہ اٹھانے والے قارئین کثرت سے جلسہ سالانہ کے بارے میں تقاریر کا مطالبہ کرتے ہیں جن کو 1200 کی مجموعہ تقاریر سے تلاش کر کے بھجوانا قدرے مشکل ہوتا جارہا ہے۔ لہٰذا اِن 10 تقاریر کو احباب جماعت کی آسانی اور سہولت کے لیے ایک جگہ جمع کر دیا ہے جو مشاہدات کے پلیٹ فارم سے 40ویں کاوش ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ان تقاریر کو کتابی شکل عزیزم زاہد محمود نے دی ہے۔ عزیزم فضل عمر شاہد آف لٹویا نے اس کتاب کا خوبصورت ٹائیٹل بنایا ہے۔ عزیزم سعید الدین احمد اور عزیزم عامر محمود کی مساعی سے یہ کتاب ویب

سائیٹ پر اپلوڈ ہو کر آپ تک پہنچ رہی ہے۔ ان تقاریر کی تیاری میں مکرم منہاس محمود۔ جرمنی کا تعاون بھی حاصل رہا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مکرم نعیم رضا صاحب آف یو کے تحریر کرتے ہیں:

”ماشاءاللہ، مشاہدات کی بہت اچھی کاوش روحانی تعلیم و تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے … جزاکم اللہ احسن الجزا“

خاکسار

ابوسعید حنیف احمد محمود

مربّی سلسلہ حال برطانیہ

(شاہد۔ عربی فاضل)

(سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ و الفضل آن لائن لندن و نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

21/ جولائی 2026ء

ویب سائیٹ: www.mushahedat.com

فون نمبر: +44 73 7615 9966

ای میل: hanifahmadmahmood@hotmail.com

تقاریر کے حوالے سے چند باتیں

1. خاکسار نے جو تقاریر تیار کیں وہ سات سے آٹھ منٹ دورانیہ کی ہیں اس میں نیت یہ تھی کہ جماعتی وذیلی تنظیموں کے تربیتی و تبلیغی اجلاسات میں پڑھی جاسکیں۔

2. جہاں تک مقابلہ جات کی تقاریر کا تعلق ہے ان میں ان تقاریر کو ذرا مختصر کر کے حسب پروگرام کی جاسکتی ہیں کیونکہ چھوٹی تحریر کو بڑا کرنا قدرے مشکل ہوتا ہے جبکہ بڑی یا لمبی تحریر بآسانی مختصر کی جاسکتی ہے۔

3. بعض دوست جب کسی عنوان کے تحت تقریر کا مطالبہ کرتے ہیں تو ان کو وہ تقریر عنوان کی قدرے تبدیلی سے جب بھجوائی جاتی ہے وہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ عنوان تو نہیں ہے جبکہ عنوان تبدیل کر کے اگر وہی تقریر کر دی جائے تو وہ عین درست ہوتا ہے جیسے آنحضورؐ کا عفو کا مقام اور آنحضورؐ اور غصہ نہ کرنے کی تعلیم۔

4. تقریر کرتے وقت صاحب صدر یا سامعین کو مخاطب کرتے موقع و محل کو مد نظر رکھنا چاہئے کیونکہ صاحب تحریر کے مد نظر بھائی اور بہنیں دونوں ہوتی ہیں۔ اس طرح مخاطب ضمیر بھی بدل جائے گی۔

5. اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ تقریر خود تیار کرنے کی کوشش کیا کریں۔ اس سے کتب بینی کا بھی موقع میسر آتا ہے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی بھی توفیق ملتی ہے۔ عنوان کو ذہن میں رکھ کر درود شریف اور دعائے قرآنیہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ بار بار پڑھیں۔ اپنے خدا سے مدد مانگیں اور اگر ممکن ہو تو صدقہ بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ مضمون سلجھا دے گا اور تقریر لکھنے میں الٰہی مدد و نصرت بھی ملے گی۔

یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

1۔ جماعت احمدیہ و ذیلی تنظیموں کے عہد اور ہماری ذمہ داریاں
2۔ تقاریر سیرت و شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
3۔ 100 تقاریر برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ بر موقع صد سالہ جوبلی
4۔ 52 علامات 52 تقاریر بابت پیشگوئی مصلح موعود
5۔ 50 تقاریر بر موقع یوم مسیح موعودؑ (جلد اول)
6۔ 30 دروس بابت رمضان المبارک 2024ء (حصہ اول)
7۔ 50 تقاریر بر موقع یوم خلافت (حصہ اول)
8۔ 25 تقاریر بابت انفاق فی سبیل اللہ
9۔ 65 تقاریر برائے انصار اللہ
10۔ 20 تقاریر بابت محرم الحرام
11۔ 25 تقاریر بابت اہل بیت رسولؐ اور اُن کا مقام و مرتبہ
12۔ 50 تقاریر بابت سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ (حصہ دوم)
13۔ 70 تقاریر برائے خدام الاحمدیہ
14۔ 50 تقاریر بابت قرآن کریم (حصہ اول)
15۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (حصہ اول)
16۔ 60 تقاریر بابت افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ (حصہ اول)
17۔ 40 تقاریر بابت افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ (حصہ دوم)
18۔ 20 تقاریر بابت فلسفہ دُعا اور اس کی حقیقت
19۔ 30 دروس بابت رمضان المبارک 2025ء (حصہ دوم)
20۔ 30 تقاریر بابت رمضان المبارک 2025ء (جلد اول)

21۔ 50 تقاریر بر موقع یوم مسیح موعودؑ 2025ء (جلد دوم)

22۔ 50 تقاریر بر موقع یوم خلافت 2025ء (حصہ دوم)

23۔ 10 تقاریر بعنوان صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

24۔ 20 تقاریر بعنوان صحبتِ صالحین

25۔ 50 تقاریر بابت سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ (حصہ سوم)

26۔ 30 تقاریر بابت قولِ سدید و قولِ زور

27۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد دوم)

28۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد سوم)

29۔ 50 تقاریر برائے نَونہالانِ جماعت

30۔ "مشاہدات" کی مالا کے 1000 موتی

31۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد چہارم)

32۔ 50 تقاریر بابت وجودِ باری تعالیٰ (جلد اول)

33۔ 25 تقاریر بابت عہدِ بیعت، شرائطِ بیعت اور ہم

34۔ 30 تقاریر بابت رمضان المبارک 2026ء (ارشادات، افاضات، فتاویٰ و فقہی مسائل)

35۔ 75 تقاریر بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احبابِ جماعت کو پند و نصائح

36۔ 25 تقاریر بعنوان اسلامی اصطلاحات کی اہمیت، افادیت اور برکات (حصہ اول)

37۔ 5 تقاریر بابت دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

38۔ "مشاہدات" کی مالا کے 1200 موتی

39۔ 10 تقاریر بابت "متاعِ آسمانی"

40۔ 10 تقاریر بابت جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات

زیر ترتیب کتب

1۔ 20 تقاریر بابت ایمان کی 70 شاخیں

2۔ 50 تقاریر بابت عبادات

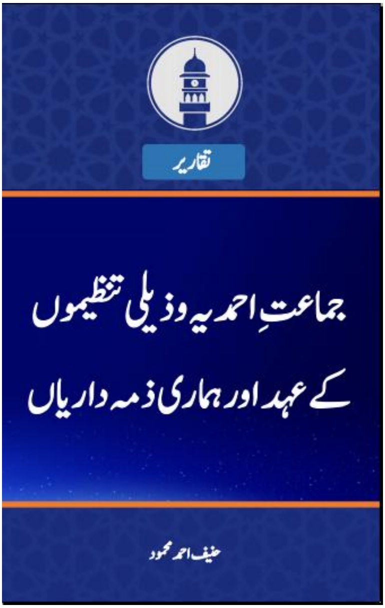
تقاریر
جماعتِ احمدیہ و ذیلی تنظیموں
کے عہد اور ہماری ذمہ داریاں
حنیف احمد محمود

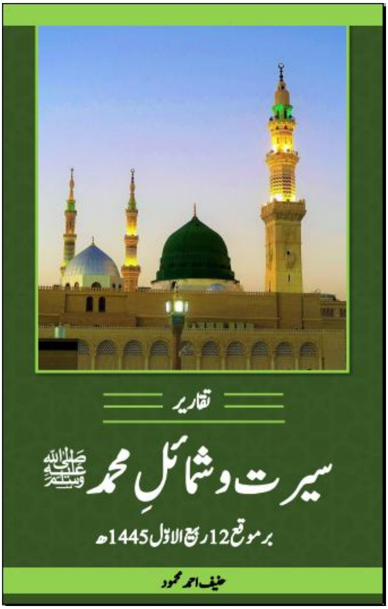
تقاریر
سیرت و شمائلِ محمد ﷺ
بر موقع 12 ربیع الاوّل 1445ھ
حنیف احمد محمود

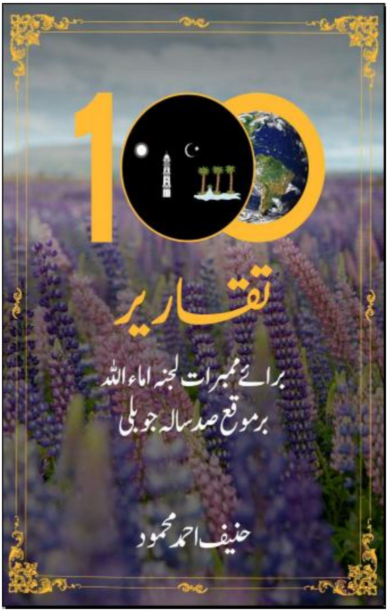
100
تقاریر
برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ
بر موقع صد سالہ جوبلی
حنیف احمد محمود

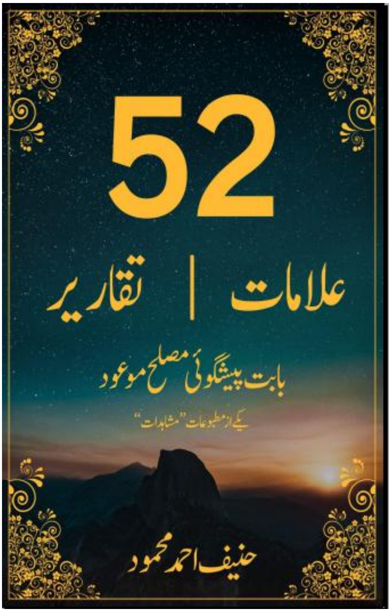
52
علامات | تقاریر
بابت پیشگوئی مصلح موعود
یکے از مطبوعات "مشاہدات"
حنیف احمد محمود

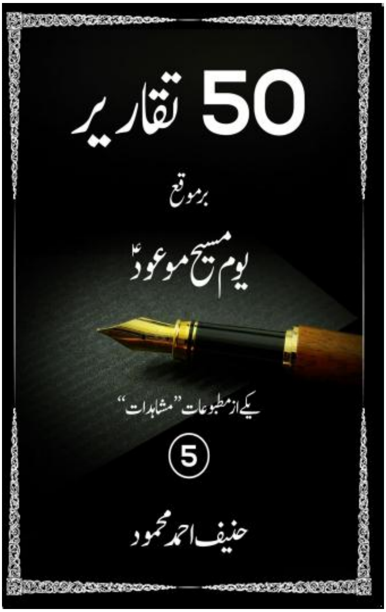
50 تقاریر
برموقع
یوم مسیح موعودؑ
یکے از مطبوعات "مشاہدات"
5
حنیف احمد محمود

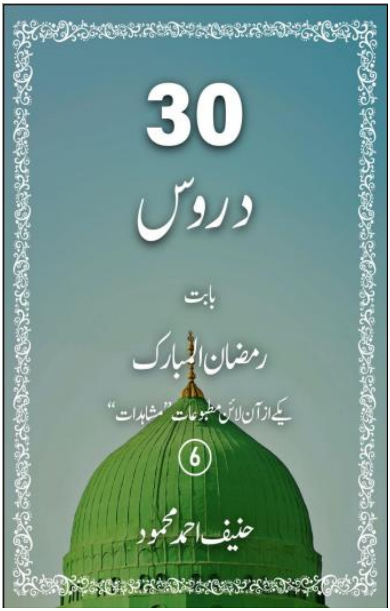
30
دروس
بابت
رمضان المبارک
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
6
حنیف احمد محمود

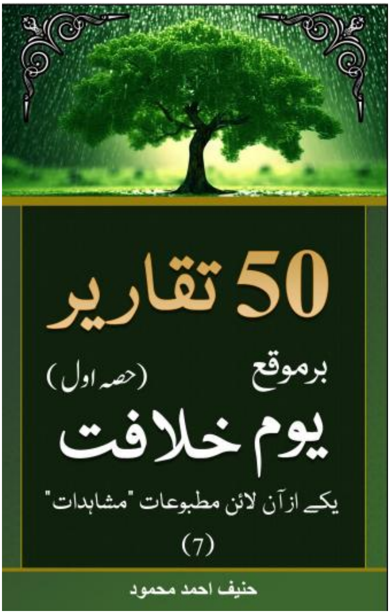
50 تقاریر
برموقع (حصہ اول)
یوم خلافت
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
(7)
حنیف احمد محمود

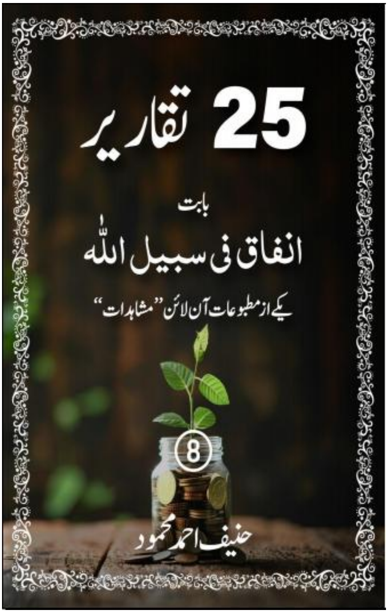
25 تقاریر
بابت
انفاق فی سبیل اللہ
یکے از مطبوعات آن لائن "مشاہدات"
8
حنیف احمد محمود

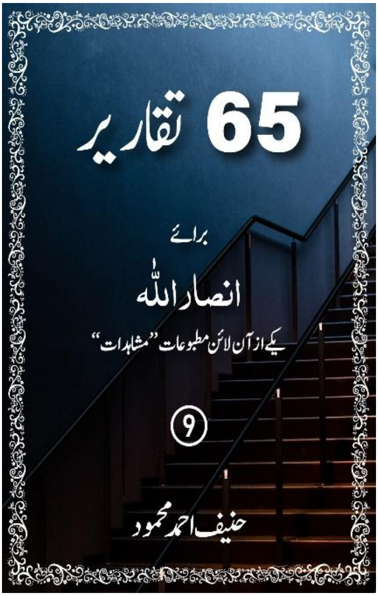
65 تقاریر
برائے
انصار اللہ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
9
حنیف احمد محمود

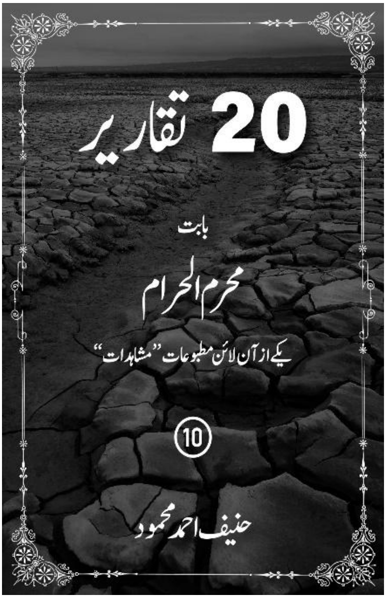
20 تقاریر
بابت
محرم الحرام
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
10
حنیف احمد محمود

25 تقاریر
بابت
اہلِ بیتِ رسولؐ اور اُن کا مقام و مرتبہ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
11
حنیف احمد محمود

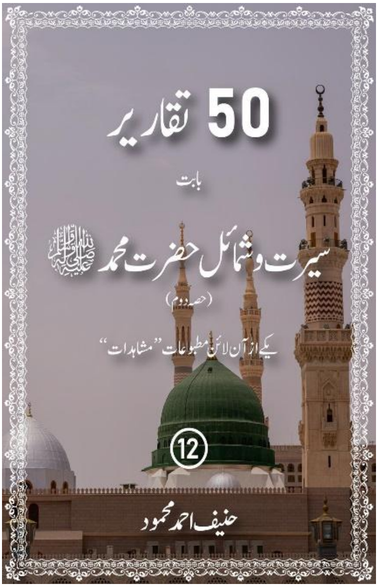
50 تقاریر
بابت
سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ
(حصہ دوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
12
حنیف احمد محمود

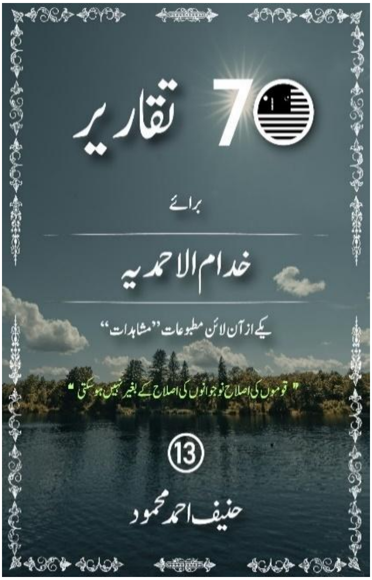
70 تقاریر
برائے
خدام الاحمدیہ
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
" قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی "
13
حنیف احمد محمود

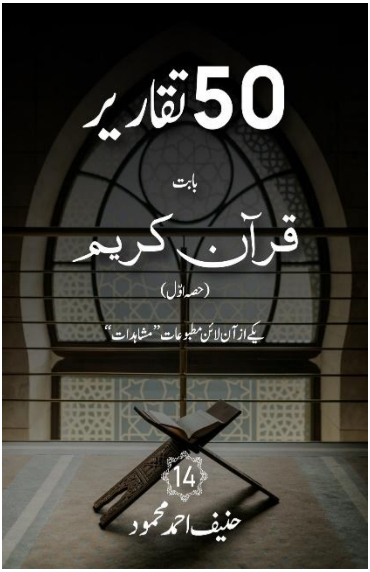
50 تقاریر
بابت
قرآن کریم
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
14
حنیف احمد محمود

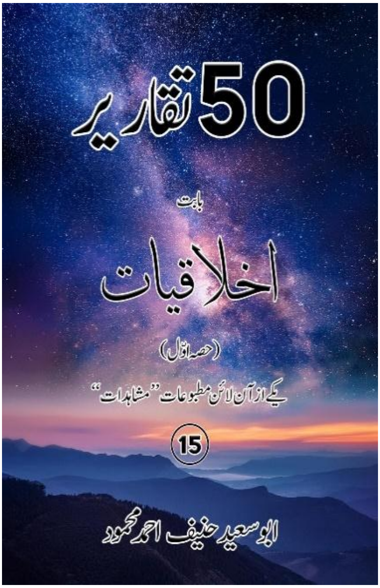
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
15
ابوسعید حنیف احمد محمود

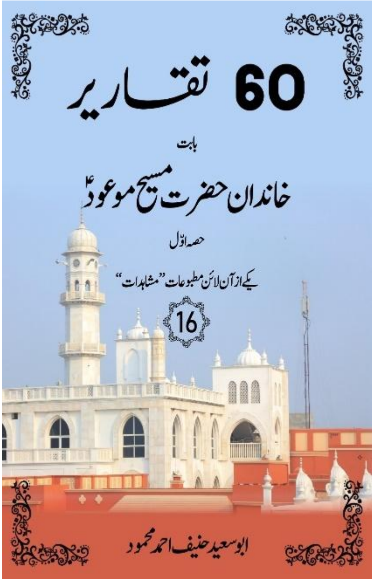
60 تقاریر
بابت
خاندان حضرت مسیح موعودؑ
حصہ اوّل
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
16
ابوسعید حنیف احمد محمود

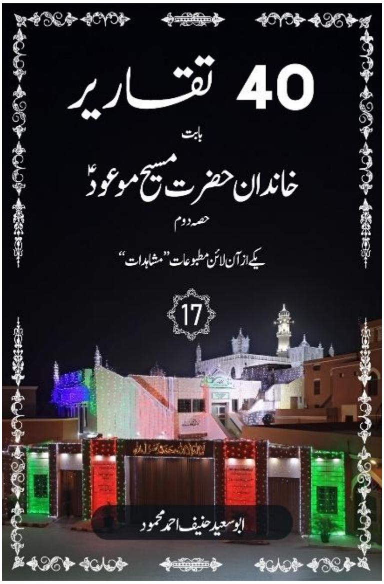
40 تقاریر
بابت
خاندان حضرت مسیح موعودؑ
حصہ دوم
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
17
ابو سعید حنیف احمد محمود

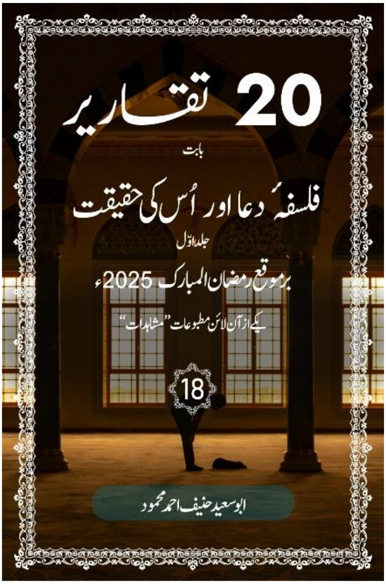
20 تقاریر
بابت
فلسفۂ دعا اور اُس کی حقیقت
جلد اوّل
بر موقع رمضان المبارک 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
18
ابو سعید حنیف احمد محمود

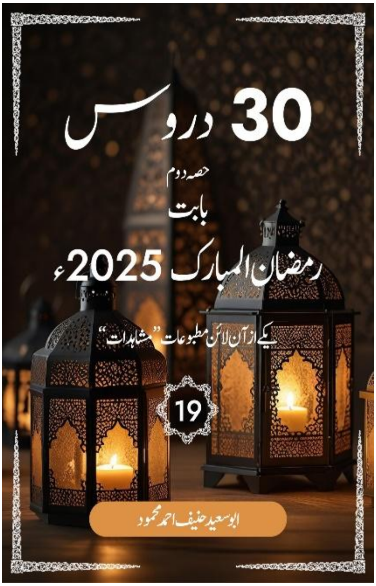
30 دروس
حصہ دوم
بابت
رمضان المبارک 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
19
ابو سعید حنیف احمد محمود

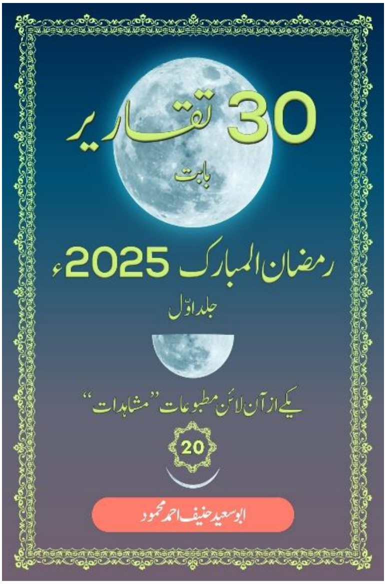
30 تقاریر
بابت
رمضان المبارک 2025ء
جلد اوّل
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
20
ابو سعید حنیف احمد محمود

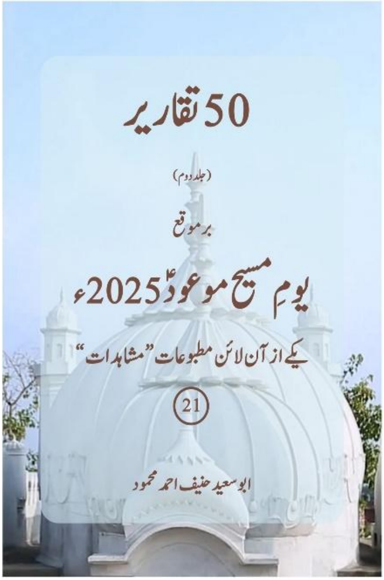
50 تقاریر
(جلد دوم)
بر موقع
یومِ مسیح موعودؑ 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
21
ابو سعید حنیف احمد محمود

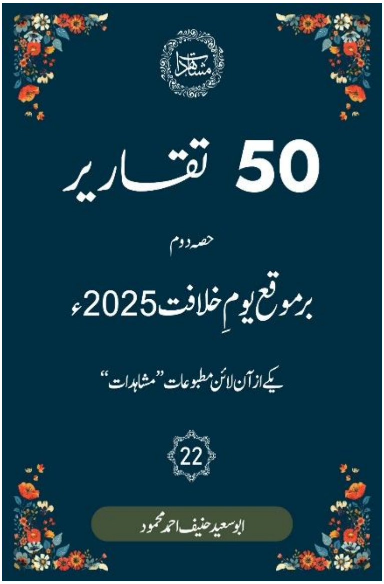
50 تقاریر
حصہ دوم
برموقع یومِ خلافت 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
22
ابوسعید حنیف احمد محمود

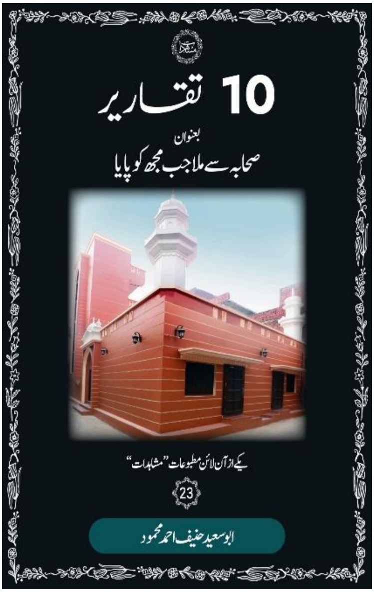
10 تقاریر
بعنوان
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
23
ابوسعید حنیف احمد محمود

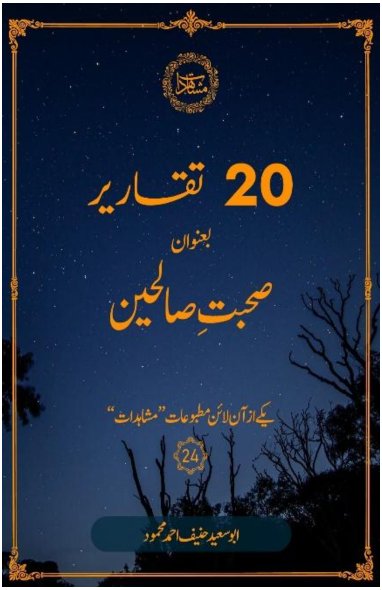
20 تقاریر
بعنوان
صحبتِ صالحین
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
24
ابوسعید حنیف احمد محمود

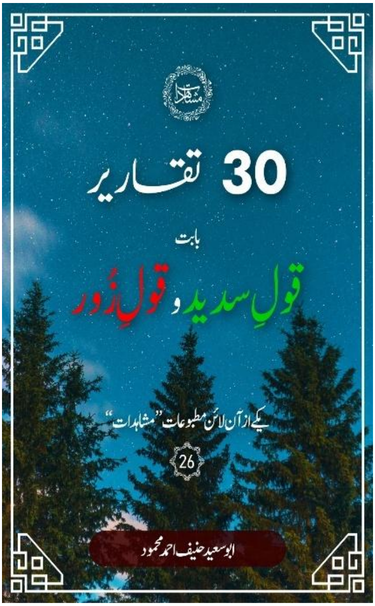
30 تقاریر
بابت
قولِ سدید و قولِ زُور
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
26
ابوسعید حنیف احمد محمود

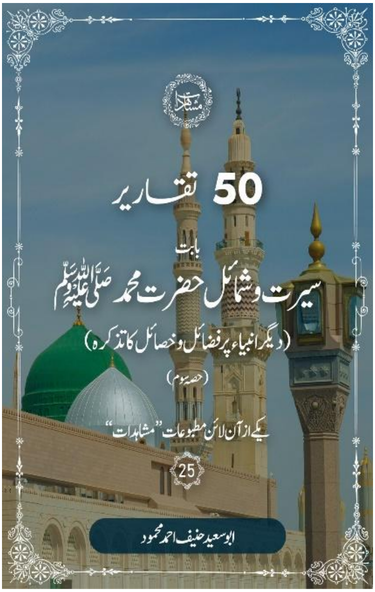
50 تقاریر
بابت
سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ
(دیگر انبیاء پر فضائل و خصائل کا تذکرہ)
(حصہ سوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
25
ابوسعید حنیف احمد محمود

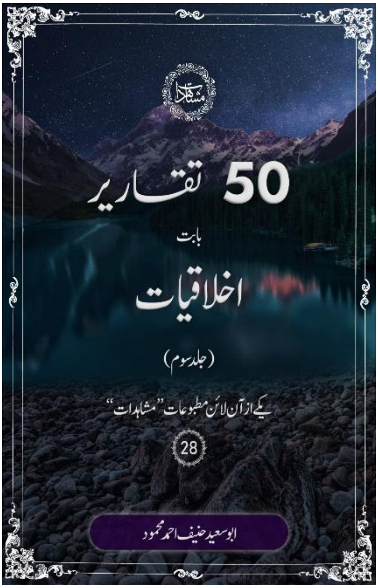
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد سوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
28
ابوسعید حنیف احمد محمود

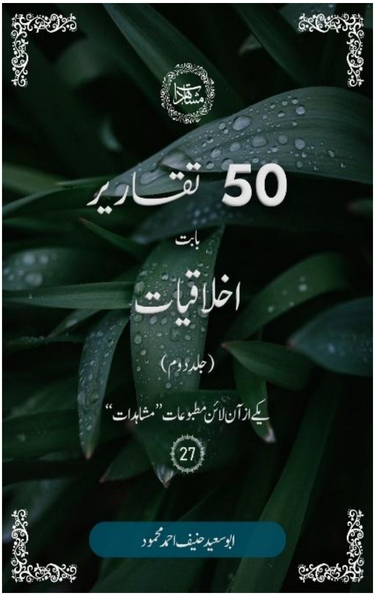
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد دوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
27
ابوسعید حنیف احمد محمود

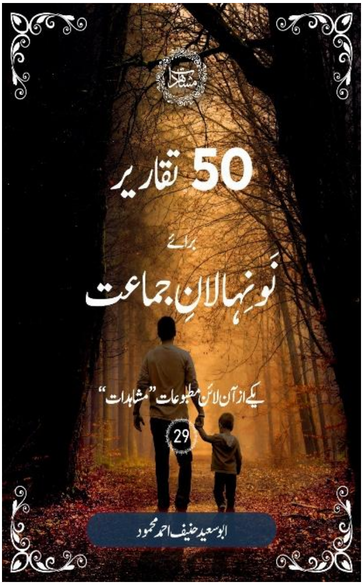
مشاہدات
50 تقاریر
برائے
نونہالانِ جماعت
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
29
ابوسعید حنیف احمد محمود

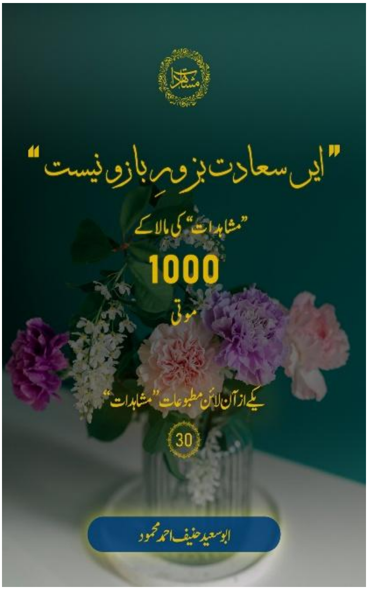
مشاہدات
"ایں سعادت بزورِ بازو نیست"
"مشاہدات" کی مالا کے
1000
موتی
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
30
ابوسعید حنیف احمد محمود

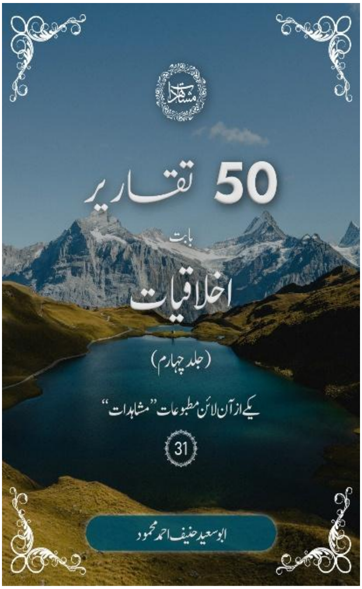
مشاہدات
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد چہارم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
31
ابوسعید حنیف احمد محمود

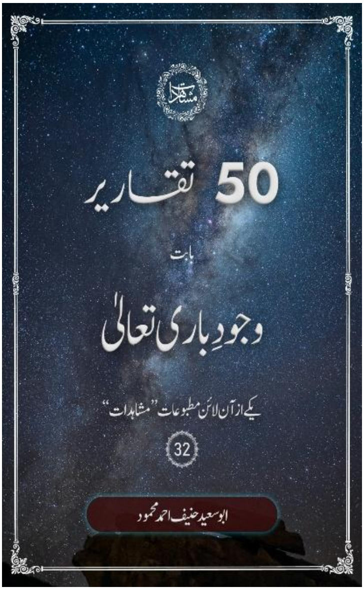
مشاہدات
50 تقاریر
بابت
وجودِ باری تعالیٰ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
32
ابوسعید حنیف احمد محمود

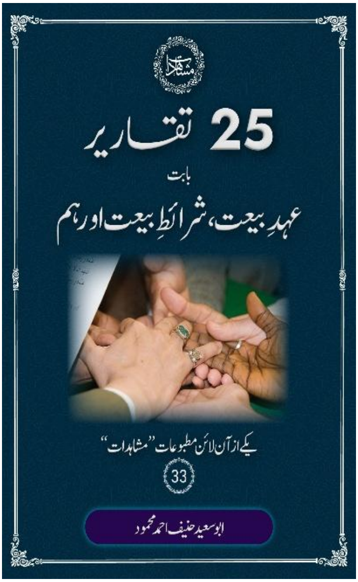
25 تقاریر
بابت
عہدِ بیعت، شرائطِ بیعت اور ہم
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
33
ابوسعید حنیف احمد محمود

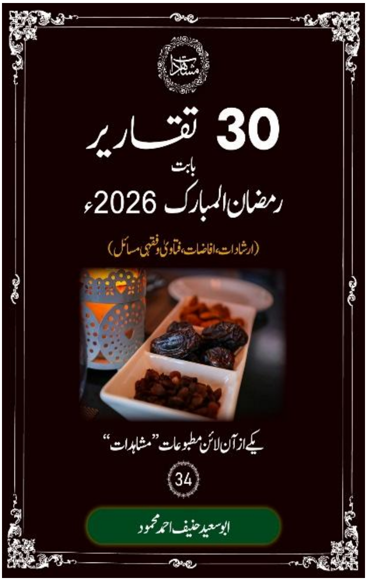
30 تقاریر
بابت
رمضان المبارک 2026ء
(ارشادات، افاضات، فتاویٰ و فقہی مسائل)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
34
ابوسعید حنیف احمد محمود

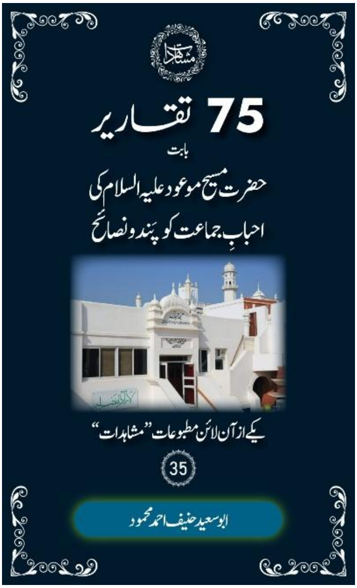
75 تقاریر
بابت
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
احبابِ جماعت کو پند و نصائح
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
35
ابوسعید حنیف احمد محمود

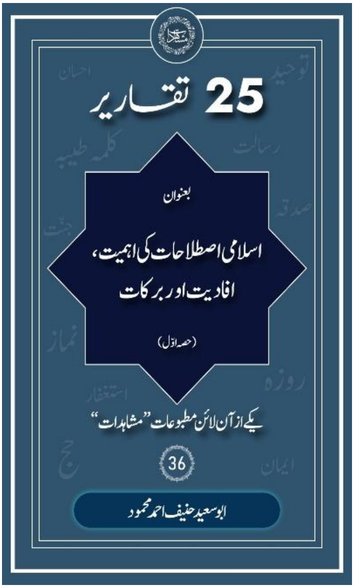
25 تقاریر
بعنوان
اسلامی اصطلاحات کی اہمیت،
افادیت اور برکات
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
36
ابوسعید حنیف احمد محمود

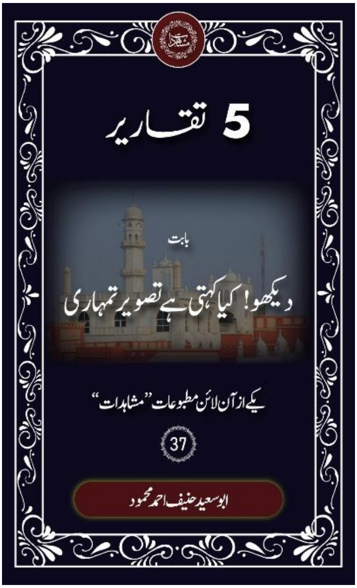
5 تقاریر
بابت
دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
37
ابوسعید حنیف احمد محمود

"ایں سعادت بزورِ بازو نیست"
"مشاہدات" کی مالا کے
1200
موتی
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
38
ابوسعید حنیف احمد محمود

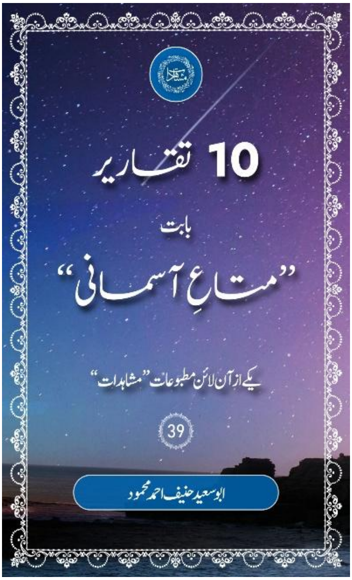
10 تقاریر
بابت
"متاعِ آسمانی"
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
39
ابوسعید حنیف احمد محمود

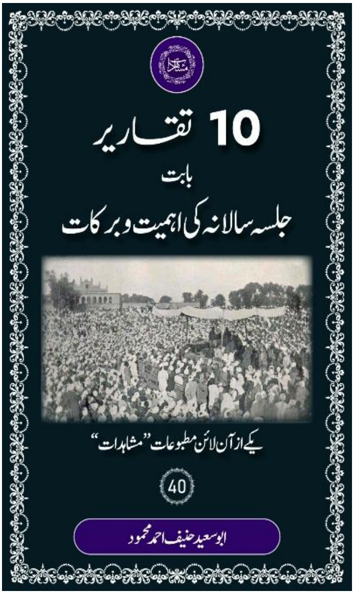
10 تقاریر
بابت
جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
40
ابوسعید حنیف احمد محمود

محفوظ قلعے میں داخل ہونے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اگست 2024ء میں یہ تحریک فرمائی کہ بڑی عمر کے افراد **200 مرتبہ**، 15 سے 25 سال کے افراد **100 مرتبہ** یہ دعائیں پڑھیں اور چھوٹے بچوں سے والدین **3، 4 دفعہ** دہرائیں

Hazrat Khalifatul Masih V (may Allah be his helper) instructed in his Friday Sermon on August 23rd, 2024, that adults should recite these prayers **200 times**, individuals aged 15 to 25 should recite them **100 times**, and parents should repeat these prayers with young children **three or four times**:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر۔

Holy is Allah, worthy of all praise and greatness. O Allah, bestow Your blessings upon Muhammad and the people of Muhammad.

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

100 times daily | 100 دفعہ ورد کریں

میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

I seek forgiveness from Allah, my Lord, for all my sins and turn to Him.

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

100 times daily | 100 دفعہ ورد کریں

اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

My Lord, everything is subservient to You! Protect me, help me, and have mercy on me.

ویب سائٹ: www.mushahedat.com

فون نمبر: +44 73 7615 9966

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 دسمبر 2025ء کو فرمایا:۔

"جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگالیں جن سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہوگی"

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

اول:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

www.mushahedat.com | hanifahmadmahmood@hotmail.com | +44 7376 159966

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 دسمبر 2025ء کو فرمایا:۔

"جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگا لیں جن
سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہوگی"

Conditions of Initiation (Bai'at)

I. That he/she shall abstain from Shirk (association of any partner with God) right up to the day of his/her death.

II. That he/she shall keep away from falsehood, fornication, adultery, trespasses of the eye, debauchery, dissipation, cruelty, dishonesty, mischief and rebellion; and will not permit himself/herself to be carried away by passions, however strong they might be.

III. That he/she shall regularly offer the five daily prayers in accordance with the commandments of God and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); and shall try his/her best to be regular in offering the Tahajud (pre-dawn supererogatory prayers) and invoking Darood (blessings) on the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); that he/she shall make it his/her daily routine to ask forgiveness for his/her sins, to remember the bounties of God and to praise and glorify Him.

IV. That under the impulse of any passions, he/she shall cause no harm whatsoever to the creatures of Allah in general, and Muslims in particular, neither by his/her tongue nor by his/her hands nor by any other means.

V. That he/she shall remain faithful to God in all circumstances of life, in sorrow and happiness, adversity and prosperity, in felicity and trial; and shall in all conditions remain resigned to the decree of Allah and keep himself/herself ready to face all kinds of indignities and sufferings in His way and shall never turn away from it at the onslaught of any misfortune; on the contrary, he/she shall march forward.

VI. That he/she shall refrain from following un-islamic customs and lustful inclinations, and shall completely submit himself/herself to the authority of the Holy Quran; and shall make the Word of God and the Sayings of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) the guiding principle in every walk of his/her life.

VII. That he/she shall entirely give up pride and vanity and shall pass all his/her life in humbleness, cheerfulness, forbearance and meekness.

VIII. That he/she shall hold faith, the honor of faith, and the cause of Islam dearer to him/her than his/her life, wealth, honor, children and all other dear ones.

IX. That he/she shall keep himself/herself occupied in the service of God's creatures for His sake only; and shall endeavor to benefit mankind to the best of his/her God-given abilities and powers.

X. That he/she shall enter into a bond of brotherhood with this humble servant of God, pledging obedience to me in everything good, for the sake of Allah, and remain faithful to it till the day of his/her death; that he/she shall exert such a high devotion in the observance of this bond as is not to be found in any other worldly relationship and connections demanding devoted dutifulness.

(Translated from Ishtehar Takmeel-e-Tabligh, January 12, 1889)

www.mushahedat.com | hanifahmadmahmood@hotmail.com | +44 7376 159966

انڈیکس

نمبر شمار	مشاہدات	عنوان	صفحہ
1	110	جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض ومقاصد اور برکات (حضرت مسیح موعودؑ کے اِرشادات کی روشنی میں)	1
2	111	جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض ومقاصد اور برکات (خلفائے کرام کے اِرشادات کی روشنی میں)	11
3	112	جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض ومقاصد اور برکات (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اِرشادات کی روشنی میں)	23
4	482	ہمارے جلسہ ہائے سالانہ	36
5	483	جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ	42
6	484	جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت	48
7	891	ہمارے دل کی زباں ہیں جلسے	54
8	1235	صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے (تقریر نمبر 1)	63
9	1236	صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے (تقریر نمبر 2)	73
10	319	جماعتی پروگرامز، میٹنگز اور اجلاسات میں شمولیت کی اہمیت وبرکات	83

ضروری نوٹ

ہر مقرر یعنی تقریر کرنے والا تقریر کا آغاز درج ذیل تشہد سے کرے۔

تشہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ / خطاب کے آغاز میں تشہد بھی پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس خطبہ / خطاب میں تشہد نہ ہو وہ یَدِ جَذْمَاء یعنی ایک ٹنڈے (کٹے ہوئے) ہاتھ کی مانند ہے۔

(جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح، باب اعلان النکاح، حدیث نمبر 3015)

﴿1﴾ ﴿مشاہدات۔110﴾

جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات

(حضرت مسیح موعودؑ کے اِرشادات کی روشنی میں)

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ

(المجادلہ:12)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں ”جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات“

کسی جماعت یا کمیونٹی کی طاقت اور قوت کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے جو پیمانے دنیا میں رائج ہیں اُن میں سے ایک جماعت یا پارٹی کا اکٹھ اور اُس کی Gathering ہے گو اِس کا ایک بڑا فائدہ روحانی بھی ہے کہ ایک

مؤمن کی اصلاحِ احوال، تعلیم و تربیت، تعلق باللہ اور تقوٰی و طہارت میں ترقی ہوتی ہے۔ دوسری طرف اغیار اور مخالفین کے دلوں میں خوف کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جلسہ سالانہ کی ابتدا، الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے تحت 27/ دسمبر 1891ء کو قادیان میں رکھی۔ پہلے جلسہ سالانہ میں 75احباب شامل ہوئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر بعد نمازِ ظہر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ’’آسمانی فیصلہ‘‘ پڑھ کر سنائی اور یہ جلسہ برخواست ہوا۔ پہلے جلسہ کی یہی مکمل کارروائی تھی۔

اِس جلسہ میں شامل ہونے والوں میں سے 12 افراد نے اُس روز بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتابچہ میں جلسہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

’’قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے .... حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتّی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی

روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 351-352)

حاضرینِ کرام! اِس پہلے جلسہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس جلسے کو مستقل طور پر ہر سال منعقد کرنے کے بارے میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ چنانچہ اگلے سال یعنی 1892ء کے جلسہ سالانہ میں 327/افراد شامل ہوئے۔ جو مسجد اقصیٰ میں منعقد نہیں ہوا۔ اس جلسے میں چند تقاریر کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں بہت اہم اور دُور رس فیصلے ہوئے۔ مثلاً فیصلہ کیا گیا کہ

(1) یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لیے ایک رسالہ جاری کیا جائے۔

(2) قادیان میں اشاعت کے امور کے لیے مطبع (پریس) کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(3) ایک اخبار جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے فیصلے کیے گئے اور بعد ازاں 40/افراد کی بیعت کے بعد دعا کے ساتھ یہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اِن جلسوں کے وقت سرزمینِ قادیان دارالامان ایک نہایت بے رونق سی بستی پر مشتمل تھی۔ بازار خالی پڑے تھے اور سارے بازار سے دو تین روپے کا آٹا یا چار پانچ آنے کا مصالحہ نہیں مل سکتا تھا۔ معمولی ضرورتوں کے لیے قریبی قصبے بٹالہ کا رُخ کرنا پڑتا تھا۔ جب صبح بازار سے کوئی چیز ختم ہو جاتی تو اگلے روز کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔

اور اب یہ کیفیت ہے کہ جلسے کے دنوں میں مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر شاملین جلسہ چلتے ہیں اور بازار میں بھارت کے ہر شہر سے سامان فروخت ہونے کے لئے آتا ہے۔ جگہ جگہ کی سوغاتیں میسّر ہوتی ہیں اور اب تو مہمانانِ جلسہ خصوصی فلائٹس کے ذریعہ قادیان حاضر ہوتے ہیں۔ جلسہ قادیان کو عالمی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ جو لنگر قادیان سے شروع ہوا تھا اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے رقم میسّر نہ تھی۔ سردی سے بچاؤ کے لئے اوپر اوڑھنے کے لئے لحاف اور لیٹنے کے لئے چارپائیاں میسّر نہ تھیں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 100 سے زائد ممالک میں یہ لنگر مہمانوں کو کھانا میسّر کر رہا ہے اور پہلے جلسہ میں 75افراد کے مقابل پر 142 سال گزرنے کے بعد آج اتنی ہی تعداد یعنی 75 سے زائد ممالک میں یہ جلسہ بڑی شان اور

آن بان سے منعقد ہوتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد ایک ایک جلسہ میں احمدی دور دراز ممالک سے سفر کر کے شامل ہو کر فیض حاصل کر کے اپنی روحانی پیاس بُجھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی 2023ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں 42ہزار مخلصین طیور نے حصہ لے کر اپنی پیاس بُجھائی۔ دنیا بھر میں منعقد ہونے والے جلسوں میں اب تو سربراہان مملکت اور سرکردہ سیاسی لوگ شامل ہو کر جماعت کی خدمات کو سراہتے ہیں۔

سامعین! اب تو ایک حُسن ہمارے جلسوں میں یہ بھی آگیا ہے کہ **حضرت امام جعفر صادقؒ کی پیشگوئی** "جو امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا اور اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہوگا۔" (بحار الانوار جلد52 صفحہ 39) کے مطابق اگر حضرت خلیفۃ المسیح لندن سے جلسہ سے خطاب فرمارہے ہیں تو ہم لندن والے حاضرین دنیا بھر کے شاملینِ جلسہ کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔ یہی کیفیت باقی ممالک کی ہے۔ یہ پیشگوئی بھی جس شان سے پوری ہوئی اُس سے ہمارے ایمان و ایقان میں بہت ترقی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی اہمیت و افادیت کے حوالہ سے اپنی کتب و اشتہارات میں احباب کو بارہا توجہ دلائی۔ آپؑ کی اقتداء میں خلفاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی مدد و نصرت سے اِن جلسوں کو جو نئی شان عطا فرمائی اور اِس کی اہمیت کو واضح کیا وہ الگ سے ایک ایمان افروز داستان ہے۔ آج وقت کی رعایت سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات اپنی تقریر میں بیان کروں گا۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اِن کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اِن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اِن میں پیدا ہو اور وہ دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد6 صفحہ 394)

سامعین! جلسہ سالانہ کو معمولی جلسے نہ سمجھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 341-342)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔“

(اشتہار 7، دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتّی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر

سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تاوہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حَیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رَسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حَیف ہے اگر میں بھی دیدہ ٔو دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رَورَو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادِمُ القوم ہونا مَخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جُھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔“

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 396)

سامعین! یہ جلسہ دنیا کے میلوں کی طرح نہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے، سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے... اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر

ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیّت اور طریقِ ضلالت اور بدعتِ شنیعہ ہے۔ میں ہر گز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اِصلاحِ خلق اللہ ہے۔"

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

حقائق و معارف اور معرفت میں ترقی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتّی الوسع بَدَرگاہِ اَرحَمُ الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال مین جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تَوَدُّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سَرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے ان کی خشکی اور اَجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہِ حضرتِ عزت جَلَّ شَانُہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو اِن شَاءَ اللّٰہُ القَدِیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 376)

معزز بھائیو! پھر آپؑ ایک موقع پر جلسہ کی ایک بڑی غرض یوں بیان فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بِالمُوَاجِہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت

کے تعلقاتِ اُخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں...... سو بھائیو! یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ ان شاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرورت تشریف لاویں جو زادِ راہ کی اِستطاعت رکھتے ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 340-341)

نئے احباب سے تعارف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 376)

بفضلِ ایزدی جلسہ ہمارا
برائے تشنگاں ابرِ کرم ہے

سامعین! اب مَیں اپنی تقریر کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو ارشاد پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

”جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الذاریٰت:56) پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تاکہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تاکہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ مئی 2012ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے

حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپؑ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ ”اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/جون 2012ء)

اب مَیں آخر پر شاملینِ جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پڑھ دیتا ہوں اِس اُمید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہر اُس بندے اور بندی کے حق میں یہ دعائیں قبول کرے جو کسی نہ کسی مقام پر اِس بابرکت جلسے میں شامل ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔“

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

✡✡✡✡

﴿2﴾ ﴿مشاہدات۔111﴾

جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات

(خلفائے کرام کے اِرشادات کی روشنی میں)

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر اَدا، بے غرض، بے ریا، دل نشیں، دل رُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا، کربلا ہے دلِ عاشقاں کے لئے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(الزمر:19)

ترجمہ: وہ لوگ جو بات کو سنتے ہیں تو اس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔

حضرات! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ خلفائے کرام کے اِرشادات کی روشنی میں **"جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات"**

جلسہ سالانہ کی بنیاد مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے تحت 27/ دسمبر 1891ء کو قادیان میں رکھی۔ پہلے جلسہ سالانہ میں 75 احباب شامل ہوئے۔ نمازِ ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی اور یہ جلسہ برخواست ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتابچہ میں جلسہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سومیرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے .... حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتّی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 351-352)

حاضرینِ کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں 16 کے قریب جلسے منعقد ہوئے جو ہر سال نِت نئی ترقیات کے ساتھ آگے سے آگے بڑھ کر جماعت کے لئے نئی سمت متعیّن کرتے رہے۔ برِّ صغیر کی تقسیم کے بعد قادیان کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی یہ جلسے بڑی شان کے ساتھ منعقد ہونے لگے جب اِن میں شاملین کی تعداد ترقی کرتے کرتے لاکھوں میں پہنچ گئی تو جماعت کے مخالفین کو یہ روز افزوں ترقی پسند نہ آئی اور مذہبی جماعتوں نے حکومت کے ساتھ ساز باز کر کے اِن پر پابندی لگا دی اور پاکستان میں آخری جلسہ 1983ء میں منعقد ہوا جس میں تین لاکھ سے زائد احمدیوں نے شرکت کی۔ اِس کے بعد

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے جلسہ سالانہ کی تاریخ نے نئی کروٹ لی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے برطانیہ ہجرت کر جانے کے بعد یہ جلسے برطانیہ میں مرکزی سطح پر منعقد ہونے لگے اور خلافت کے پلیٹ فارم سے پانچ ہزار سے شروع ہونے والا اب 2023ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں 42ہزار مخلصین طیور میں تبدیل ہو چکا ہے جس میں دنیا بھر سے سربراہان مملکت اور سرکردہ سیاسی لوگ شامل ہو کر جماعت کی خدمات کو سراہا ہے۔اِس کے علاوہ 75 سے زائد ملکوں یہ جلسے بڑی شان کے ساتھ ہوتے ہیں۔

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے
خدا کی عنایات اور رحمتوں کے

حضرات! آج مجھے وقت کی رعایت سے پانچوں خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں اِس جلسہ کی اغراض ومقاصد اور برکات بیان کرنی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جلسوں کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”دنیا میں بہت سے جلسے ہوا کرتے ہیں ان کے اغراض اور مصالح مختلف ہوتے ہیں۔ بعض جلسے اِس قسم کے ہوتے ہیں کہ اِن میں ملکی اور سیاسی امور پر بحث ہوتی ہے بعض جلسے اِس غرض سے ہوتے ہیں کہ اِن میں کسی خاص قوم کی اصلاح کے لیے غور کیا جاتا ہے اور بعض اصلاح اخلاق کے لیے ہوتے ہیں لیکن آج حسن اتفاق سے اور خوش قسمتی سے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ایک موقع دیا ہے کہ ایک لیکچر سنیں اور اس کے مضامین پر غور کریں۔

بہت سے لوگ ہیں جو ایک بات سنتے تو ہیں لیکن چونکہ اِس پر غور نہیں کرتے اِس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اِس لیے اِن کا سننا نہ سننا برابر ہو جاتا ہے اور جب انہیں پتہ لگتا ہے کہ ہم اس کے فائدے سے محروم ہو گئے ہیں تو اُس وقت انہیں دستِ افسوس ملنا پڑتا ہے .... عقلمند وہی ہوتے ہیں جو اپنے جذبات پر حکومت کرتے ہیں اور نہایت اطمینان اور سکینیت کے ساتھ ایک بات کو سنتے ہیں اور غور کرتے ہیں ...... مَیں یقین کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو سننے کا موقع دے جو سننے کا حق ہے یعنی آپ توجہ سے سنیں اور اِن پر بہت غور کریں اور اِن کو مفید پا کر عمل کریں کیونکہ یہ معمولی آدمی کا کلام

نہیں بلکہ ایسے شخص کا کلام ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔ پس اس لحاظ سے اور بھی ضروری ہے کہ آپ بہت توجہ سے سنیں اور عمل کریں۔"

(خطبات نور تقریر فرمودہ 2 نومبر 1904ء صفحہ 240-241)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہو سکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دنیا آرام پائے گی۔ تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا۔ تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہِ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے جس سے آئندہ نئی نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اس کی رحمت کی بارش برسے گی۔ تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں۔"

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 548)

معزز بھائیو! حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ کو **صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عظیم نشان کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔**

"جلسہ سالانہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو ہر سال ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دیکھو! خدا کی راستباز جماعت کس طرح اُٹھتی اور کامیاب ہوتی ہے اور اس کے مخالف کس طرح ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قادیان میں ہر وقت ہی جلسہ ہوتا ہے اور ہر وقت ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ پھر یہاں کچھ ہندوستان کے، کچھ پنجاب کے، کچھ افغانستان کے، کچھ بنگال کے، کچھ یورپ کے، کچھ عرب وغیرہ کے

لوگ رہتے ہیں جو ہماری صداقت کی دلیل ہیں لیکن سالانہ اجتماع سے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی خدا کے لئے کھڑا ہوتا ہے خدا اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31؍ دسمبر 1915ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 4 صفحہ 540)

پھر حضرت مصلح موعودؓ تعلقات میں وسعت کے حوالے سے جلسہ کی برکت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"دنیا کا تمام کارخانہ تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ اگر تعاون نہ ہو تو تمام کارخانہ بگڑ جاتا ہے اور تعاون کا بہترین ذریعہ آپس کے تعلقات ہیں جو جلسہ کی تقریب پر بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جلسہ کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ تعلقات کا پیدا ہونا ہے۔ ان کے ذریعہ سے تعاون اور ترقی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ گویا سال بھر کے لئے ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے۔ جلسہ کی وجہ سے ہر سال نئے آدمیوں سے واقفیت ہوتی ہے اور تعلقات قائم ہوتے ہیں اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے لئے وہ مدد اور سہولتیں میسر ہو جاتی ہیں جو اس کے بغیر بہت سے خرچ کرنے سے بھی میسر نہیں ہو سکتیں۔ لوگ تو تعلقات قائم کرنے کے لئے خود سفر کرتے اور دوسروں کے پاس پہنچتے ہیں لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ خود ہمارے گھر پر لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاتا ہے اور بیٹھے بٹھائے ہمیں دوستوں کے حالات سے واقفیت بہم پہنچتی ہے اور تعلقات کے ذریعے ہمارے لئے کام کرنے کے رستے کھل جاتے ہیں اور کاموں میں سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3؍ دسمبر 1926ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 10 صفحہ 287-288)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جلسوں میں توحید کے ذکر کو اِس کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے بھی یہ کہا اور دنیا کے سامنے بھی بات کو رکھا کہ اس جلسہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اس لئے آپؑ نے فرمایا جماعت احمدیہ کا جو جلسہ سالانہ ہے یا دوسرے اجتماعات ہیں انہیں اور ان جلسوں کے انعقاد کی غرض یہ اور صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید جیسی کہ قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اس کا ذکر کیا جائے یعنی سننے والوں کے سامنے خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق قرآنی تعلیم پیش کی جائے۔ ہم اکٹھے ہو کر اللہ کی باتیں سُنیں۔ خدا تعالیٰ کی

عظمت، اس کی کبریائی اور اس کے جلال کے جو جلوے دُنیا پر ظاہر ہو رہے ہیں اُن کے متعلق ہمارا علم بڑھے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان کو دیکھ کر ایک طرف ہمارے دل میں اس کی خشیت پیدا ہو اور دوسری طرف اس کی محبت سے ہمارے دل معمور اور لبریز ہو جائیں۔

پس ہم یہاں اس لیے اکٹھے ہوتے ہیں کہ یہ باتیں جو توحید خالص کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچیں، قرآن کریم جو اللہ کا کلام ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جو تفسیر فرمائی ہے اس کے ذریعہ سے یہ باتیں ہم تک پہنچیں۔ ان کی یاد دہانی ہوتی ہے جو نئی نسلیں ہیں اُن کے کانوں میں یہ باتیں پڑیں۔"

(خطبات ناصر جلد دوم، اختتامی خطاب 10 دسمبر 1976 صفحہ 161)

پھر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہمارا یہ جلسہ عام جلسوں، اجتماعوں یا میلوں کی طرح کوئی معمولی جلسہ نہیں اس جلسہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جب وہ روحانی فرزند دنیا میں ظاہر ہو تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا جائے .... پس یہ سلسلہ احمدیہ کا جلسہ ہے جس کے ذمہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہے۔ یہ ایک بڑا اہم موقع ہے جب کہ ہم اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہو کر یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو اس سلسلہ کے ساتھ آ ملیں گی اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب قوموں کا تو کیا افراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد کثرت کے ساتھ جمع نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے گھر والوں نے بھی اور دنیا نے بھی آپ کو دھتکار دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس نے قومیں تیار کی ہیں جو سلسلہ احمدیہ کی حقیر کوششوں کے ذریعہ اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ ایک حرکت ہے جو دنیا میں جاری ہو چکی ہے اور وہ قومیں جنہوں نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کو غالب کرنا ہے ان کے ہراول دستے پیدا ہو چکے ہیں اور ان ہراول دستوں کے کچھ نمونے غیر ملکی وفود کی شکل میں آپ کے سامنے یہاں موجود ہیں۔"

(خظبات ناصر جلد دوم اختتامی خطاب 26 دسمبر 1977ء صفحہ 234-235)

معزز بھائیو! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جلسوں کی ایک برکت نمائشوں کے ذریعہ تبلیغ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جلسوں کی برکت سے بعض اور برکتیں بھی ہمیں عطا فرمائی ہیں، جلسے کی کوکھ سے ایک نمائش کا نظام بھی پھوٹا ہے اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے نقشے مختلف رنگ میں کتابی صورتوں میں بھی اور تصویری زبان میں بھی اور صوتی زبان میں بھی ان نمائشوں میں پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نمائشیں جگہ جگہ بے حد مقبول ہو رہی ہیں...... جن کو آپ محض تبلیغی لٹریچر دیتے ہیں وہ پوری طرح جماعت کی اہمیت کو لٹریچر سے نہیں سمجھ سکتے ان کو پتا نہیں آپ کون ہیں۔ ان میں لاکھوں کروڑوں ایسے ہیں جنہوں نے احمدیت کا نام بھی نہیں دنا ہو گا یا سنا ہے تو سرسری طور پر ان کو احمدیت سے روشناسی کی خاطر ان نمائشوں میں لانا چاہیے .... پس ان نمائشوں کو ہمارے جلسہ سالانہ کا اب ایک مستقل حصہ بن جانا چاہیے۔"

(خطبات طاہر جلد دوم افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 1991ء صفحہ 247)

حضرات!

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ کی رُوح پرور کیفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور برکات بانٹتا ہوا چلا گیا۔ کئی لوگوں نے خطوط میں اور زبانی بھی اظہار کیا کہ ایک عجیب روحانی کیفیت تھی جو ہم اپنے اندر محسوس کرتے رہے۔ خدا کرے کہ یہ روحانی کیفیت عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ رہنے والی اور دائمی ہو۔ ہم ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جن فضلوں کو ہم نے سمیٹا ہے ان کو اپنی زندگی پر لاگو بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ مقررین کی باتیں ان مقررین کی طرح نہ ہوں جن کے جوشیلے خطابات کا صرف وقتی اثر تو ہوتا ہے لیکن مجلس سے اٹھتے ہی وہ اثر

زائل ہو جاتا ہے۔ یہی دنیا اور اس کے دھندوں میں انسان کھویا جاتا ہے۔ ترقی کرنے والی اور انقلاب پیدا کرنے کا دعویٰ کرنے والی قوموں کے یہ طریق نہیں ہوا کرتے۔ وہ جب ایک کام کرنے کا عزم لے کر اٹھتی ہیں تو پھر اس کو انتہا تک پہنچانے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6؍ اگست 2004ء)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2006ء میں شمولیت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں جلسہ کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ

”الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اتوار کو بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ ان جلسوں کی بھی اپنی ایک فضا ہوتی ہے جس میں مختلف ماحول اور طبقات کے لوگ ایک مقصد کی خاطر جمع ہوتے ہیں۔ جماعت سے کمزور تعلق والے بھی جب ایک دفعہ جلسے پر آ جائیں تو اپنے اندر جماعت اور خلافت سے اخلاص، تعلق اور وفا میں اضافہ اور بہتری دیکھتے ہیں۔ پھر مختلف شعبہ جات کی ڈیوٹیاں ہیں جن میں سے بعض شعبے میرے یہاں قیام کی وجہ سے ابھی تک جاری ہیں، کام کر رہے ہیں۔ ان میں بھی مختلف طبیعتوں کے مالک افراد جن کا عام زندگی میں جلسے کے دنوں میں سپرد کردہ ڈیوٹیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، وہ ایسی ڈیوٹیاں انجام دے رہے ہوتے ہیں جو عام زندگی میں اس سے بالکل مختلف کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اچھے بھلے پڑھے لکھے، کھاتے پیتے لوگ، جلسے کے مہمانوں کی خدمت کر کے ایک فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔... مَیں ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ خیر سے گزر گیا اور اس جلسے میں جو کمزور تعلق والے احمدی ہیں وہ بھی جب آ جاتے ہیں تو ان کو بھی ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ڈیوٹیوں کا ذکر تھا کہ مختلف قسم کے لوگ، مختلف طبقات کے لوگ ڈیوٹیاں دے رہے ہوتے ہیں اور یہ سب لوگ ایک جذبے کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور اس لئے کہ آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، خدا کی باتیں سننے کے لئے آنے والے مہمان ہیں۔ پھر بہت سے احمدی جو کہ پیس ویلج (Peace Village) میں رہنے والے ہیں بلکہ مَیں کہوں

گا کہ تقریباً ہر گھرانے نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کئے ہوئے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی اور جگہوں پر بھی احمدی گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور سب خوشی سے مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ پیس ویلیج میں شاید اس لئے بھی زیادہ مہمان آئے ہوں کہ میرا قیام اس جگہ تھا۔

تو بہر حال یہ نظارے جماعت میں محبت اور اخلاص اور ایک دوسرے کی خدمت اور مہمان نوازی کے اس لئے نظر آتے ہیں کہ جماعت ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے اور نظامِ خلافت سے ان کو محبت اور تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کے اشارے پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ نظارے ہمیں جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نظر نہیں آسکتے۔ افراد جماعت کا خلافت سے تعلق اور خلیفۂ وقت کا احباب سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو دنیاداروں کے تصور سے بھی باہر ہے۔ اس کا احاطہ وہ کر ہی نہیں سکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا سچ فرمایا تھا کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ بہر حال یہ تعلق جو جماعت اور خلافت کا ہے ان جلسوں پر اور ابھر کر سامنے آتا ہے۔ الحمدللہ، مجھے اس بات کی خوشی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا بھی اس اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تعلق مزید بڑھاتا چلا جائے اور یہ وقتی جوش اور جذبے کا تعلق نہ ہو۔ آپ لوگوں نے ہمیشہ محبت اور وفا کا اظہار کیا ہے۔ 27 مئی کو جب مَیں نے خلافت کے حوالے سے خطبہ دیا تھا تو جماعتی طور پر بھی اور مختلف جگہوں سے ذاتی طور پر بھی، سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خطوط وفا اور تعلق کے مجھے کینیڈا سے ملے تھے۔ اللہ کرے یہ محبت اور وفا کے اظہار اور دعوے کسی وقتی جوش کی وجہ سے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ رہنے والے اور دائمی ہوں اور آپ کی نسلوں میں بھی چلنے والے اور قائم رہنے والے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آکر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقاء ہے۔“

(خطبہ جمعہ 14 ستمبر 2018ء)

ایسے سنہری موقع کو اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ جلسہ سالانہ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے خاص برکات وابستہ فرمائی ہیں۔ اس حوالہ سے حضرت مولوی محمد الیاس خاں صاحب (متوفی 1948ء) کا ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعہ ہدیۂ قارئین ہے۔

حضرت مولوی صاحب صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) کے ایک پاک نفس، پیکر صبر وحیا اور صاحب کشف و الہام بزرگ تھے جنہیں 1909ء میں چارسدہ میں سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قادیان جلسہ سالانہ پر جاتے ہوئے کوئٹہ میں عموماً آپ کا مختصر قیام ہوتا۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لیے جاتے ہوئے جب آپ چند دن کے لیے کوئٹہ میں فروکش ہوئے تو ڈاکٹر عبداللہ صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے حضرت مولوی صاحب سے فرمایا کہ کل کا خطبہ جمعہ آپ دیں اور دوستوں کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی تلقین کریں۔ کیونکہ گزشتہ سال کوئٹہ میں آنے والے زلزلے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مالی تنگی کی وجہ سے دوست کم جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مولوی

صاحب نے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لیے ایسے زور دار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔ یہ خطبہ حضرت مولوی صاحب کے تعلق باللہ کی بھی شاندار مثال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ محمد الیاس کو چند اہم امور در پیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو گی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن کی ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو۔ دوسری یہ کہ صحابہ کرام کو بلاؤ، وہ بھی آئیں اور تیسری یہ کہ خلیفہ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لیے رورو کر دعا کریں۔ مَیں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تُو خوب جانتا ہے۔ میں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کر سکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ میں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر صحابہ کرام اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں؟ آپ ان امور کی انجام دہی کے لیے رورو کر خدا سے میرے لیے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو مَیں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ! یہ شرائط بہت سخت ہیں... یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس! یہ سب انتظام مَیں نے تمہارے لیے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ صحابہ کرام بھی آئیں گے، خلیفۂ وقت بھی موجود ہو گا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی مَیں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا، مَیں قبول کروں گا۔

پھر آپ نے فرمایا: مَیں احباب جماعت سے پوچھتا ہوں۔ کیا یہ سودا مہنگا ہے؟ کیا تم لوگوں کی کوئی ضروریات نہیں ہیں اور تم ہر چیز سے بے نیاز ہو؟

اٹھو! اور جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری کرو کہ یہ وقت پھر ایک سال بعد ہاتھ آئے گا۔ کس کو پتا اس وقت کون زندہ ہو گا؟ ایسے سنہری موقع کو اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

(حیات الیاس صفحہ 85-87)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مقاصد کے حصول کی توفیق عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات پورا کرنے اور خلفاء احمدیت کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے تا کہ ہم جلسہ سالانہ سے وابستہ روحانی وجسمانی برکات سے متمتع ہو سکیں۔ آمین ثم آمین

اے شمع دیکھ پھر تیرے پروانے آگئے
بندھن تمام توڑ کر دیوانے آگئے
دریا و بحر و کوہ و بیاباں کو پھاند کر
گر پڑ کے تیرے در پہ ہیں مستانے آگئے

۞۞۞۞

﴿3﴾ ﴿مشاہدات۔112﴾

جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اِرشادات کی روشنی میں)

پھر آئے ہیں آئے ہیں جلسے میں ہم
بصد شوق و جذبۂ نو دم بہ دم
سروں پر خلافت کا سایہ لیے
مئے شوق کے ساغر و خُم پیے
جلا کر دلوں میں وفا کے دیے
اطاعت کو سینوں میں روشن کیے
پھر آئے ہیں آئے ہیں جلسے میں ہم

ایک مشہور انگریزی محاورہ ہے

Moisturize before you spray to make your perfume last all day

اگر آپ اپنے پرفیوم کی خوشبو کو اپنے جسم پر دیرپا رکھنا چاہتے ہیں تو اپنی باڈی پر سپرے کرنے سے قبل اتنے حصہ کو کسی لوشن کے ساتھ Moisturize کر لیں۔

سامعین! یہ محاورہ ہمارے جلسہ ہائے سالانہ پر بخوبی اپلائی ہوتا ہے کیونکہ جلسہ بھی ایک دیرپا رہنے والی خوشبو ہے اور ہمارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سے قبل اپنے خطبہ جمعہ سے پھر ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کر کے نصائح سے ہمارے روحانی جسموں کو Moisturize کرتے ہیں اور پھر جلسہ میں شمولیت، تقاریر سُن کر بالخصوص حضور انور کے خطبات کی خوشبو اپنے جسموں پر لگاتے ہیں اور یوں یہ خوشبو دیرپا ہو جاتی ہے۔

ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ جلسہ کے اختتام پر ہم میں سے ہر ایک خوشگوار موڈ میں اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے۔ دورانِ جلسہ بھی جلسہ کے ماحول سے، اُس کی خوشبو سے طبیعت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں اور پھر جلسہ کے بعد طبیعتوں کے اعتبار سے جلسہ سالانہ کا اثر رہتا ہے۔ اس کے اذکار ہوتے ہیں، تقاریر کو بار بار گھروں میں، اپنی ٹرانسپورٹ میں سنا جاتا ہے۔ جلسہ کے مناظر بار بار دیکھ کر طبیعت کو سرور ملتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ننھے منے بچے گھروں میں اپنے بازو اوپر کر کر کے نعرہائے تکبیر بلند کر رہے ہوتے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی اِس میں اہم کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جلسہ کے معاً بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ کو جلسہ کی کامیابیوں کا تذکرہ جب خطبہ جمعہ میں کرتے ہیں تو اِس سے بھی جلسہ کی یادیں دوبالا ہو جاتی ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے

Perfume has the power to boost your mood

جلسہ سالانہ بھی ایک خوشنما پھول بلکہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ ہے جو اپنی سندر، تروتازہ خوشبو شاملین جلسہ بلکہ اب تو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو معطر کرتی ہے۔ جس سے ہم سب کا موڈ خوشگوار رہتا ہے۔

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے
خدا کی عنایات اور رحمتوں کے

حضرات! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اِرشادات کی روشنی میں

"جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات"

جلسہ سالانہ کے مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں میں سے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ملے ایک یہ بھی ہے اور یہ بہت بڑا فضل اور انعام ہے جو ہمیں جلسہ سالانہ کی صورت میں مل رہا ہے تاکہ ہم اپنی روحانی اور اخلاقی اور علمی بہتری کے لیے کوشش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور

تقویٰ میں بڑھنے کے سامان کر سکیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو صاف کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکیں۔ آپس میں رنجشوں اور دوریوں کو صلح اور قرب میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو لغویات سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تمام باتیں جلسہ کے انعقاد کے مقصد میں بیان فرمائی ہیں...... جلسہ کی کارروائی کے دوران بھی اور وقفوں میں بھی اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ یہ دعا مانگیں اور عہد کریں کہ اے خدا! ہم نیک نیت ہو کر تیرے مسیح کے جاری کردہ اس جلسے میں شامل ہوئے جو یقیناً تیری خاص تائیدات اور اذن سے جاری ہوا۔ اس میں تیری رضا کے حصول اور تیرے ذکر میں بڑھنے اور تیری محبت کے حصول کے لئے شامل ہوئے ہیں۔ اپنی ان تمام برکات سے ہمیں متمتّع فرما جو تو نے اس جلسے سے وابستہ کی ہیں اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا فرما جو تُو چاہتا ہے اور جس کو قائم کرنے کے لئے تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو اس زمانے میں بھیجا ہے تا کہ ہم اس کی بیعت میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والے بن سکیں۔ پس جب ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اور درود و استغفار کرتے ہوئے یہ دن گزاریں گے، اپنے دنوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں گے تو ہماری عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ جماعت کے افراد کا آپس کا تودّد و تعارف بڑھے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

پس جہاں نئے آنے والوں سے احمدیت کے رشتے کی وجہ سے محبت اور تعارف کا رشتہ قائم ہو گا وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ پرانے رشتوں میں مزید محبت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بے انتہا نوازتا ہے جو اپنے بھائی سے خدا تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 5 جولائی 2019ء)

شعائر اللہ

بھائیو!

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمایا ہے تو جو لوگ شعائر اللہ کے تقدس کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتے ہیں۔

(ماخوذ از افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1931ء، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 389)

پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ جن کی ناراضگیاں ہیں ان کو چاہئے کہ فوراً ایک دوسرے کے لئے صلح کا ہاتھ بڑھائیں اور اب ایسا ماحول پیدا کریں جہاں اناؤں کے خولوں میں بند ہونے کے بجائے اور اس کی آگ میں جلنے اور حسد کی آگ میں جلنے کی بجائے سلامتی اور صلح کا خوبصورت ماحول پیدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔“(صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ جولائی 2019ء بمقام کالسروئے، جرمنی)

خدا تعالیٰ کی رضا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ ”مَیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں“ تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک (اگر عارضی رہائش بھی ہے تو چلے جانے تک) کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔“(مسلم کتاب الذکر والدعاء ... باب التعوذ من سوء القضاء... حدیث 2708)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ اگست 2016ء بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2016ء)

سامعین! جلسے پر آنے کا ایک مقصد اپنی روحانی حالت کو بہتر سے بہتر کرنا ہے

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہاں جو لوگ آئے ہیں وہ خالصۃً للہ آئے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ آنا چاہئے۔ ان کے آنے کا ایک للّٰہی مقصد ہے۔ دینی اور علمی اور روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے آئے ہیں یا اس کے حصول کے لئے آئے ہیں اور یہ مقصد جیسا کہ میں نے کہا یہی ہونا چاہئے۔ تو پھر آپس کے تعلقات کو بھی ہر ایک کو بہتر کرنا چاہئے اور رنجشوں اور نفرتوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے میں آکر اس مقصد کو پورا کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہیے کہ ”دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس اس محبت کے حصول کے لئے جلسے کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہوں اسے سنیں، غور کریں۔ جلسے کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ذکرِ الٰہی کرتے رہیں اور نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں اور نوافل اور تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ خاص طور پر جن کا یہاں قیام ہے وہ اس ماحول کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جو صبح سے لے کر شام تک آتے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو جلسے کا مقصد ہے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھائی جائے۔ اور یہ بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت ہمارے دلوں پر غالب آجائے۔ اگر جلسے میں شامل ہونے والے اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کی بھرپور کوشش کریں گے تو سمجھیں آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا، جلسے میں آنے کا مقصد پورا ہو گیا اور پھر رہائش اور کھانا تو ضمنی چیزیں بن جائیں گی۔ اصل مقصد یہ ہو گا کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کو بہتر سے بہتر کرنا ہے، اس کو ترقی دینی ہے۔ اگر یہ حاصل ہو گیا تو جیسا کہ میں نے کہا جلسے پر آنے کے مقصد کو پا لیا۔“

(خطبہ جمعہ مورخہ 2 اگست 2019ء یوکے)

ٹریننگ کیمپ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”عقل مندی کا تقاضا تو یہی ہے کہ ان تین دنوں کو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر سمجھا جائے اور ہماری عملی حالتوں میں جو کمیاں ہو گئی ہیں اور ہو جاتی ہیں جب انسان ایک ماحول سے باہر نکلتا ہے تو انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسے کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے“ اور فرمایا”اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 351-352)

(خطبہ جمعہ 27/ستمبر 2019ء)

بھائیو! جلسے کا مقصد ایمان اور یقین میں ترقی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پس جلسے کا مقصد ایمان اور یقین میں ترقی ہے، معرفت میں بڑھنا ہے۔ آپؑ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ یہ دنیاوی میلوں کی طرح کا میلہ نہیں ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد6 صفحہ 395)

کہ ہم اکٹھے ہو گئے اور شور و غل کر دیا اور جمع ہو گئے اور اپنی تعداد ظاہر کر دی۔ یہ تو مقصد نہیں ہے۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو، مرد کو بھی، عورت کو بھی، جوان کو بھی، بوڑھے کو بھی اس طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ اس کا ایمان اور یقین اور معرفت بڑھے تا کہ خدا اور اس کے رسول کی محبت میں اضافہ ہو۔“

(خطبہ جمعہ 27/ستمبر 2019ء، بمقام جلسہ گاہ نن سپیٹ۔ ہالینڈ)

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اغراض

پھر آپ ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے انعقاد کی جو اغراض ہمارے سامنے پیش فرمائی ہیں اگر ہم ان کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لیں تو نہ صرف ان تین دنوں کے مقصد کو پورا کرنے والے بن جائیں گے اور جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو دعائیں ہیں ان کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے اور پھر ان کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں گے اور نہ صرف اپنی حالتوں بلکہ ہماری نیک اعمال کے حصول کے لئے کوشش اور اس پر عمل ہماری آئندہ نسلوں کے دین پر قائم رہنے اور خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے بنا کر انہیں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنا دیں گے۔ جہاں دنیا خدا تعالیٰ اور دین سے دور جا رہی ہے ہماری نسلیں خدا تعالیٰ کے قریب ہونے والی ہوں گی اور دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔“

(خطبہ جمعہ 4/ اکتوبر 2019ء، بمقام جلسہ گاہ فرانس)

سب سے بڑا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ دن آپ لوگ دعاؤں اور عبادتوں میں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ مقصد آپ نے حاصل کر لیا اور پھر اسے اپنی زندگیوں کا ہمیشہ اور دائمی حصہ بنانے کی کوشش کی تو سمجھیں آپ کا اس جلسہ میں شمولیت کا مقصد پورا ہو گیا۔ پس ان دنوں میں خاص طور پر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان تین دنوں میں آپ خود بھی اور آپ کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی یہ احساس ہو کہ واقعی آپ نے اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اگر یہ تبدیلیاں پیدا نہیں ہو رہیں، آپ کے نیکی اور تقویٰ کے معیار نہیں بڑھ رہے تو پھر اس جلسے میں شمولیت بے فائدہ ہے۔

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرمادیا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے جہاں لوگ جمع ہوں اور آپس میں گھلیں ملیں۔ شور شرابہ ہو، نعرے بازی ہو اور بس۔ ایک سال جب آپؑ نے محسوس کیا کہ لوگ اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپؑ نے جلسہ بھی منعقد نہیں فرمایا تھا۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 2/دسمبر 2005ء بمقام ماریشس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تقویٰ میں بڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا لطف واحسان ظاہر ہوگا جس کا ایک ذریعہ حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور یہ حق عبادتوں اور ذکر الٰہی سے حاصل ہوگا۔

اس نکتے کو حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ کی مناسبت سے یوں بیان فرمایا تھا کہ کیونکہ یہ جلسہ شعائر اللہ میں سے ہے اور اس میں شامل ہونے کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانیت میں ترقی کا حصول بتایا ہے جس کا ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت و ذکر الٰہی ہے۔"

ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سننے کی تلقین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ جو آپؑ نے فرمایا کہ بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ یہ کس کی ملاقاتیں ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقاتیں ہیں... خلیفہ وقت آپ سے کچھ کہتا ہے تو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں ہی کہتا ہے۔ خلافت کے جاری رہنے اور اس کے ساتھ منسلک ہو کر آپ علیہ السلام کی برکات کا تسلسل قائم رہنے کی خوشخبری بھی تو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ان برکات کے یعنی خلافت کی برکات کے جاری رہنے کا وعدہ تمہاری نسبت ہے۔ پس اس لحاظ سے آج مَیں اس موقع سے اس مضمون سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایم ٹی اے سننے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔"

"پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم ٹی اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش

کریں۔ یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کے لئے پھر کھول دیا۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم ٹی اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دُور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 14/ستمبر 2018ء بمقام Dilbeek برسلز، بیلجیم)

سامعین! تقاریر کو غور سے سنیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اُسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے۔ فرمایا کہ "پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا"۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے "کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

شروع میں جب جلسوں کا آغاز ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ پتہ چلا کہ جلسے کے مقصد کو لوگ پورا نہیں کر رہے تو آپ نے بڑی سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس سال مَیں جلسہ کا انعقاد نہیں کروں گا اور اُس سال جلسہ منعقد نہیں ہوا۔ اور اس کے ملتوی کرنے کا جو اعلان آپ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ ہر مخلص کو آج بھی بے چین کرنے والا ہے اور بے چین کرنے والا ہونا چاہئے۔ آپ نے

فرمایا کہ ”اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

یہ جو آپ نے فرمایا کہ بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ یہ کس کی ملاقاتیں ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقاتیں ہیں۔ پس اگر ایسے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی کا مورد بنے تو آجکل تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے ہم کتنے ہیں اور ہماری کیا حالت ہے جو اس زُمرہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں میں آتے ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر وہ معیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں تو پھر ہم جلسہ میں شامل ہونے کے حق دار بھی نہیں ہیں۔ یا یہ دیکھیں کہ ہم حق دار ہیں بھی کہ نہیں؟ یا صرف اس لئے کہ پیدائشی احمدی ہیں یا پرانے احمدی ہو گئے، کئی سالوں سے بیعت کر کے یا بزرگ آباؤ اجداد کی اولاد ہیں اس لئے شامل ہو رہے ہیں تو پھر وہ مقصد پورا نہیں کر رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ یا اس نیت سے نہیں آئے کہ ہم نے یہ مقصد حاصل کرنے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کوشش کرنی ہے یا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں تو پھر اگر یہ نہیں تو پھر جلسوں پر آنا ایک میلے پر آنا ہی ہے۔ پس اس بات سے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک فکر پیدا ہونی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 14/ ستمبر 2018ء)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ جلسہ برطانیہ 2023ء میں فرمایا:

”سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ سب لوگ جو یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے اپنی روحانی اور علمی حالت کو بہتر کرنا۔ اخلاقی حالت کو بہتر کرنا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا۔

پس جب یہ سوچ ہوگی تو پھر دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی اور جب دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی تو پھر جلسے کے بعض انتظامات جن میں اگر کمزوری بھی ہوگی تو مہمان اسے محسوس نہیں کریں گے اور یہی سوچ رکھیں گے کہ میزبانوں کی طرف سے یا جلسے کے انتظام کرنے والوں کی طرف سے اگر کوئی کمی رہ بھی گئی ہے تو ہمیں اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارا مقصد تو اپنی روحانی اور علمی حالتوں کو بہتر کرنا ہے اور وہ ہم جلسہ کی کارروائی اور تقاریر سے فائدہ اٹھا کر کر سکتے ہیں...... اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا خوش اخلاقی دکھانا، ایک دوسرے سے مسکرا کر ملنا، دوسرے کے لیے قربانی کا جذبہ رکھنا صرف کارکنوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ مہمانوں کو بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

اگر اخلاق نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ صرف کارکنان کی خوش اخلاقی سے ماحول پُر امن نہیں ہو سکتا بلکہ تمام حاضرین کو خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے ...... کوشش کرنی چاہیے کہ جلسے کی کارروائی خاموشی اور توجہ سے سنیں اور یہ نہیں کہ بعض تقریریں سنیں اور بعض نہ سنیں۔ اس کے بارے میں پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ جلسے میں آ کے بیٹھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو سختی سے ناپسند فرمایا کہ بعض مقررین کی تقریریں سن لی جاتی ہیں اور ان کی شعلہ بیانیوں کو پسند کیا جاتا ہے اور بعض کو نہیں سنا جاتا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 398 تا 401) مقررین بڑی محنت سے تقاریر تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ تمام شاملین کو جلسے کی تمام کارروائی میں شامل ہو کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ 28 / جولائی 2023ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسے کی برکات اور غیروں پر جلسہ کے روحانی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہم تو کمزور ہیں اور ہمارے سارے کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ تو روز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو مشاہدہ کرتی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہیں لاسکوگے۔

پس شکر گزاری ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے رہیں گے ہمارے قدم ان شاء اللہ آگے بڑھتے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل کچھ مہمانوں کے تاثرات کے بارے میں فرمایا کہ برکینا فاسو کے مشہور ماہر امراض چشم نے کہا کہ ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کے لیے ایک مقام پر، ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ اتنا منظم اور وسیع انتظام میرے لیے حیران کن ہے۔

.بیلیز کے ایک شہر کے میئر آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پُرامن لوگ نہیں دیکھے۔ میں نے جو روحانی اور بھائی چارے کا ماحول یہاں دیکھا ہے وہ میرے لیے حیران کن ہے۔

سینیگال کے ایک ریجن کے گورنر کہتے ہیں کہ میں نے بطور گورنر بہت سفر کیا ہے لیکن میں نے ایسے باہمی پیار کی کوئی دوسری مثال کہیں نہیں دیکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ جلسے میں ہر شخص دوسرے کو خود پر ترجیح دیتا ہے...... اللہ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں۔ ایمان و ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

اسی طرح غیروں پر بھی اس کے ایسے اثرات مرتب ہوں جو محض وقتی نہ ہوں بلکہ مسلسل ان کی آنکھیں کھولنے والے ہوں۔“

(خطبہ جمعہ 4/ اگست 2023ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مقاصد کے حصول کی توفیق عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات پورا کرنے اور خلفاء احمدیت کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے تا کہ ہم جلسہ سالانہ سے وابستہ روحانی وجسمانی برکات سے متمتع ہو سکیں۔ آمین

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

﴿4﴾ ﴿مشاہدات۔482﴾

ہمارے جلسہ ہائے سالانہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(الزمر:19)

ترجمہ: وہ لوگ جو بات کو سنتے ہیں تو اس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر اَدا، بے غرض، بے ریا، دل نشیں، دل رُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا، کربلا ہے دلِ عاشقاں کے لئے

معزز سامعین! آج مجھے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے دنیا بھر میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ پر گفتگو کرنی ہے۔

دینی و روحانی جماعتوں میں بعض دن اور بعض مہینے تاریخی اعتبار سے بہت اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔ جن میں وہ اپنی تاریخ دہرانے کے لئے اور اپنے ایمانوں کو جلا بخشنے کے لئے کسی ایک مقام پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں ماہ دسمبر ہماری سانسوں کو مہکانے اور روحوں کو گرمانے کا مہینہ رہا ہے جبکہ آج سے 133 سال قبل 1891ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی جو چند ایک سال کے تعطل کے ساتھ باقاعدگی سے مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ 1947ء میں پاکستان ہجرت کر جانے کے بعد پہلے لاہور اور پھر مرکز ربوہ میں یہ جلسہ منعقد ہونے لگا۔

1984ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے بندش کی وجہ سے 1983ء تک ربوہ میں جلسہ سالانہ بڑی شان کے ساتھ منعقد ہوتا رہا۔ چونکہ اس کی بنیادی اینٹ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور اس کے پھیلاؤ اور وسعتیں دینے کا وعدہ خود خدا نے دے رکھا تھا اس لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لندن ہجرت کرنے کے بعد یہ سلسلہ بڑی تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور اب خلافت خامسہ کے دور میں بفضل اللہ تعالیٰ دنیا بھر کی 100 کے قریب بڑی بڑی جماعتیں اپنے اپنے ممالک میں بڑی شان اور آن بان سے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ جہاں حضرت مسیح موعودؑ کا قائم شدہ لنگر کھلتا ہے اور لاکھوں لوگ اِس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃُ المسیح کی برطانیہ میں موجودگی کی وجہ سے برطانیہ کا جلسہ سالانہ اب عالمی شہرت اختیار کا گیا ہے جس میں خلیفۃ المسیح خود بنفس نفیس رونق افروز ہو کر برکت بخشتے ہیں اور بعض جلسوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یوکے میں موجود رہ کر MTA کے ذریعہ جلسہ میں شرکت فرماتے اور اپنے خطاب سے نوازتے ہیں۔ جیسے قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کو یوکے سے براہ راست خطاب ہوتا ہے اور یوں قادیان والے یوکے کے باسیوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھتے اور یوکے میں موجود دوست قادیان کے جلسہ کے نظارے کر رہے ہوتے ہیں اور یوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہوتی ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مشرق کے لوگ مغرب والوں کو اور مغرب کے لوگ مشرق والوں کو براہ راست دیکھ سکیں گے۔ ہاں کچھ جلسے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں حضرت خلیفۃُ المسیح خود شامل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ایم ٹی اے کے ذریعہ خطاب فرماتے ہیں لیکن تحریری پیغام بھجوا کر یا اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بھجوا کر برکت بخشتے ہیں۔ اِس کے علاوہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں احمدی احباب اپنے اپنے گھروں میں ہی اپنے کمرہ استراحت سے ٹی وی لاؤنج تک سفر اختیار کر کے ان دعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں میں شریک ہونے والوں کے لئے کر رکھی ہیں۔ آپؑ خدا کے حضور عرض کرتے ہیں:

”میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی

مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت وطاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

سامعین! قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اس حد تک تیز ہو چکے ہیں کہ ہم دنیا کی ہر قسم کی خبر کو لمحوں میں سن اور دیکھ پاتے ہیں۔ دنیا بھر میں بعض جگہوں پر ایسے جلسے بھی ہو رہے ہوتے ہیں جن میں درج بالا امور نہیں ہوتے مگر ہم الیکٹرانک میڈیا یا پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اس کی جھلکیوں سے مستفید ہو پاتے ہیں۔ جیسے ایم ٹی اے کی عالمی خبروں کے ذریعہ یا دوسرے عالمی ذرائع کے ذریعہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا جو آج حقیقت ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل جلسے پیدا کر دے گا کہ سو ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری ہو گا۔"

(20 جولائی 1990ء)

ان تمام عالمی جلسوں میں قادیان دارالامان کے جلسہ کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ جہاں عجیب پُر کیف روحانی مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں اور جس میں نہ صرف شاملین براہ راست علماء سلسلہ کی تقاریر، دینی و روحانی ماحول سے مستفیض ہو رہے ہوتے ہیں بلکہ ان مبارک و مقدس مقامات کی زیارت بھی کر کے اپنے آپ کو گرما رہے ہوتے ہیں۔ راتوں کو بیت الدعا میں حاضر ہو کر دعا کرتے ہیں۔ آتے جاتے بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر حاضری دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ نماز تہجد دیگر نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ کی طرف تیز قدم کے ساتھ آگے بڑھتے اور دیگر مقدس مقامات جیسے بیت الفکر، بیت الرضاعت، کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعودؑ، کمرہ سرخ چھینٹوں والا اور منارۃ المسیح کی زیارت اور دعا کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور قادیان کی مبارک بستی کی گلی کوچوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں نے جو

برکت بخشی ہے وہ باغ اور راستے بھی انتہائی بابرکت ہیں جہاں کی خاک نے وہ مقدس پاؤں چومے تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کے چلنے پھرنے اور گھومنے سے بابرکت ہوئے اور ان کی فضائیں حضرت اقدسؑ کی مقدس سانسوں کی مہک سے رچ بس گئیں۔ جلسہ سالانہ پر حاضر ہو کر ان گلی کوچوں میں گھوم کر قدم قدم برکت محسوس کرتے ہیں اور ان کی روحیں یہ پکار رہی ہوتی ہیں۔

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اِسی راہ گزر سے

سامعین! الغرض جو قافلہ 133 سال قبل 75 افرد سے شروع ہوا تھا اب وہ قافلہ 75 سے زائد ممالک میں پھیل چکا ہے۔ جو بیج 135 سال قبل بویا گیا تھا اب وہ تناور درخت بن چکا ہے۔ بارش کا ایک قطرہ بارانِ رحمت میں تبدیل ہو چکا ہے اور جو پھوار 133 سال قبل 75 افرد نے محسوس کی تھی اب وہ موسلا دھار بارش میں بدل چکی ہے اور دنیا بھر کے احمدی اس سے سیرابی حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت اور فضل کے شکر کا اب ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم ان بابرکت دنوں کو ایم۔ ٹی۔ اے کے ساتھ باندھ دیں اور ہزاروں میل دور رہ کر بھی جسمانی اور مادی طور پر نہیں تو روحانی طور پر اس میں شامل ہوں اور اس کی برکات اور دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ ربوہ میں موٹر پر جلسہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ موٹر کی آواز سن کر جلسہ گاہ کی طرف جانے والے دوستوں کے قدموں میں تیزی آگئی اور بعض دوڑنے بھی لگے تا جلسہ گاہ جلد پہنچ جائیں۔ جب یہ روحانی نظارہ حضرت مصلح موعودؓ نے دیکھا تو۔ آپ نے یوں دعا کی کہ

”خدایا! جس طرح یہ (جلسہ گاہ) کی طرف برکتیں لینے کے لئے دوڑ رہے ہیں۔ اسی طرح تیرا فضل بھی ان کی طرف دوڑ کر آئے“

(مصباح جنوری 1996ء)

پس یہ صحبت صالحین کا بھی ذریعہ ہے جس کی ہر مومن کو زندگی کے ہر حصہ پر ضرورت رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ جن میں پھرنے کا ہر مومن

کو سبق ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گلاب کی پتیاں اپنی اس سر زمین کو بھی خوشبودار کر دیتی ہیں جہاں وہ پودے سے گرتی ہیں۔ اس جلسہ میں بھی علماء کرام کی تقاریر، مجالس عرفان اور درسوں میں گلاب کی پتیاں ہی گرتی دکھائی دیتی ہیں۔ جس سے یہ ماحول خوشبودار ہو جاتا ہے۔ ان پتیوں کی مہک سے ہر فرد کو خواہ وہ بنفس نفیس حاضر ہو یا ایم ٹی اے کے ذریعہ حاضری دے، حصہ پاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے روز ایک ایسے شخص سے جس کے اعمال نامے میں زیادہ اچھے عمل نہ ہوں گے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تم فلاں شخص کی ملاقات کے لئے گئے تھے وہ کہے گا کہ ارادہ تو نہیں تھا ہاں راستہ میں مل گیا تھا اور ملاقات ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”جا! بہشت میں داخل ہو جا میں نے اس ملاقات کے صلہ میں تجھے بخش دیا۔“

پیارے سامعین! سو اس جلسہ میں شمولیت نجانے کتنے لوگوں کی بخشش کا باعث بن جاتی ہے۔ جہاں آج کے دور کے نمائندہ رسول، حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہوتی ہیں۔ جو ذکر کی مجالس اور جنت کے باغات ہیں۔ اگر ہم گھروں میں بھی ٹی وی لاؤنج تک قدم اٹھا کر جاتے ہیں تو یہ سفر بھی بابرکت ہوتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ ہم ٹی وی لاؤنج میں ساری فیملی والے اکٹھے ہو کر جلسہ کا سماں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس موقع پر مالٹے، مونگ پھلی، ریوڑیاں اور چلغوزے تک مہیا کر کے ربوہ جلسہ والا ماحول پیدا کرتے ہیں بلکہ انہوں نے مجھے یہ خوشی کی خبر بھی دی کہ جیسے پہلے جلسہ میں 75 افراد شامل تھے اب ہمارے گھر میں ہی 75 نفوس کے قریب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

پس آئیں! ان قوموں میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو پورا کرنے میں حصہ دار بنتے رہیں۔ جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے بتایا ہے۔

میں اس روحانی اجتماع میں بڑی بڑی برکتیں ڈالوں گا اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

پھر فرمایا۔

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ،یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں۔کیوں؟اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر اس کا اجراء فرمایا تھا اور فرمایا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔اس لئے نہ جمع ہوں کہ ہم نے کوئی میلہ کرنا ہے،کوئی لہو و لعب کرنا ہے، کھیل کود کرنا ہے، دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔نہیں!بلکہ اس لئے جمع ہوں کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں۔اس لئے جمع ہوں کہ معرفت ترقی پذیر ہو۔“

چلو کہ راہ جنوں پھر بلا رہی ہے یہیں
چلو کہ قدموں کو اپنے لہو کریں پھر سے

خاکسار نے اپنے ایک اداریہ جو روزنامہ الفضل آن لائن لندن کی زینت بنا میں اضافہ کے ساتھ یہ تقریر تیار کی ہے)

﴿5﴾ ﴿مشاہدات۔483﴾

جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِیۡلَ لَکُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا یَفۡسَحِ اللّٰہُ لَکُمۡ ۚ وَاِذَا قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ

(المجادلہ:12)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

بفضلِ ایزدی جلسہ ہمارا
برائے تشنگاں ابرِ کرم ہے

معزز سامعین! مجھے آج **جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ** پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اللہ سے اذن پا کر 1891ء میں ایک ایسے مبارک اجتماع کی بنیاد رکھی جو جلسہ سالانہ کہلایا۔ آغاز قادیان کی مسجد اقصیٰ سے ہوا جس میں 75 کے قریب مخلصینِ جماعت شامل ہوئے۔ چونکہ اس کی بنیادی اینٹ خود اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی۔ اس کے اوپر اب دنیا بھر میں کثیر منزلہ سٹوری (Multiple story) یعنی عمارت قائم ہو چکی ہے۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ سیاح دنیا کی منفرد اور بلند ترین عمارتیں دیکھنے کے لئے امریکہ، دوبئی، ملائشیا اور دوسری جگہوں کا وزٹ

کرتے ہیں۔ روحانی معنوں میں اگر کسی نے بلند ترین عمارت دیکھنی ہو تو وہ جماعت احمدیہ میں بابرکت اور مقدس جلسہ سالانہ کی عالیشان عمارت کو دیکھے جو 100 سے زائد Stories (منزلوں) تک تعمیر ہو چکی ہے (یعنی 100 سے زائد ممالک میں یہ جلسہ بہت دھوم دھام سے اور نماز تہجد، دعاؤں، خصوصی عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں اور اسلامی روایات کے مطابق منایا جاتا ہے) جس میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں شرکاءنہ صرف پناہ لیتے ہیں بلکہ روحانی اوراخلاقی ماحول میں تین دن بسر کرکے اپنے جسموں کو صیقل کرکے اپنے قلب و ذہن کو جلا بخشتے اور صاف ستھرے اور پاک صاف ہو کر گھروں کو لوٹتے ہیں نیز روحانی عطر سے ممسوح کئے جاتے ہیں، ایسا عطر جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

سامعین! 133 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی اور 75افراد الہام "یَاتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَیَاتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ "کو پورا کرتے ہوئے اپنے نفوس، وقت اور اموال کی قربانی کرتے ہوئے اپنے آقا و پیشوا کے ایک اشارے پر بھاگے چلے آئے تھے۔ ان میں اکثر پا پیادہ اور بے سرو سامان تھے۔ جن کے چلنے سے مذکورہ الہام کے تحت راستوں میں گڑھے پڑتے تھے۔ اُدھر مولوی محمد حسین بٹالوی کے جوتے بٹالہ اسٹیشن تک بار بار آکر اور قادیان کی زیارت کرنے والوں کو روکنے کے لئے گھستے گھستے ختم ہو چکے تھے اور مومنوں کو گمراہ کرنے کی امیدیں دم توڑتی جاتی تھیں۔ مگر ان مخلصین اور فدائین کا قادیان آنے کے لئے وارفتگی کے ساتھ تانتا بندھا رہتا تھا اور یہ جماعت احمدیہ کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہی جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد سینکڑوں سے نکل کر ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ آج تو اس نظارہ کو کسی حد تک اپنے دلی جذبات کی زبان میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ کہاں 1891ء کے جلسہ میں 75افراد نے شرکت کی اور اب 100 سے زائد ممالک میں نہ صرف جلسہ ہوتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر بھی جاری ہوتا ہے، جو بجائے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی پیش خبریوں کی تکمیل کو بڑی شان کے ساتھ پورا کرتا نظر آرہاہے اور اب توMTA کے مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کا روحانی مائدہ گھر گھر، سینٹر سینٹر اور مسجد مسجد میں بٹ رہاہے یعنی سننے اور دیکھنے کو ملتاہے اور پیاسی روحوں کی تسکین کا باعث بنتاہے۔ جہاں اکثر جگہوں پر 75 سے کہیں زیادہ احمدی افراد اور مدعو کئے گئے مہمان اکٹھے ہو کر جلسہ کا سماں بنا کر

اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہاں جسمانی طراوت اور سیری کا سامان یعنی لنگر مسیح موعودؑ بھی جاری ہوتے ہیں۔ بلکہ جلسہ کی خوشی اور اپنے آپ کو اس ماحول کا حصہ بنانے کے لئے گھر گھر میں خصوصی پکوان تیار ہوتے ہیں بلکہ مجھے یاد ہے کہ پاکستان میں گھروں میں جلسے کا ماحول بنانے کے لئے مونگ پھلی، ڈرائی فروٹ، کنو، مالٹے منگوائے جاتے ان کو کھاتے اور تقاریر سنتے اور روحانی و دنیاوی مزے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ مجھے بعض بزرگوں کے متعلق علم ہے کہ ایک وقت تک لوگوں کی کشائش اتنی نہ تھی کہ جب کبھی سفر کا ارادہ کیا تو چل دیئے بلکہ کراچی، حیدرآباد، کوئٹہ اور سندھ کے بعض علاقوں کے لوگ حتیٰ کہ پشاور کے اطراف سے بھی ماہانہ بنیاد پر سارا سال گلہ (money box) میں پیسے ڈالتے تھے تاکہ ربوہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کے لئے "للّٰہی سفر" کے الفاظ استعمال فرما کر ان میں شریک ہونے والوں کے حق میں یہ دُعا کی ہے۔

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

سامعین! یہ للّٰہی سفر وقت کے دھارے بدلنے کے ساتھ مختلف نوعیتوں میں تبدیل ہوتا جارہا ہے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں پیدل، تانگوں، یکوں، ریل گاڑیوں اور بسوں کے ذریعہ یہ سفر طے ہوتا تھا۔ اب ہر جگہ تیز رفتار اور سرعت سے چلنے والی ٹرانسپورٹ دستیاب ہیں اور انسان بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جلسوں کا نظام اس حد تک پھیل چکا ہے کہ ایک احمدی کا جسمانی رنگ میں ہر جلسہ میں شامل ہونا بہت مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر احسان کرتے ہوئے ایم ٹی اے جیسی ایک عظیم نعمت عطا فرمائی ہے اور ہم گھروں میں اور اگر

گھروں میں ایم ٹی اے کی سہولت میسر نہیں تو پڑوسیوں اور نماز سینٹرز پر پہنچ کر جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اور گھروں میں اپنے اپنے بیڈ رومز سے ٹی وی لاؤنج میں چند قدم کا خصوصی سفر اختیار کر کے پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ چند قدم کا سفر بھی اس ”للّٰہی سفر“ میں شامل ہو گا اور ایسے لوگوں کے حق میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا بیان کردہ تاریخی دُعا کے الفاظ پورے ہوں گے۔ ان شاء اللہ

حنیف احمد محمود صاحب لکھتے ہیں:

”مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ 2019ء کی ابتداء میں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیر الیون مغربی افریقہ جا کر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جہاں شاملین جلسہ کی تعداد 24ہزار700 تھی۔ خاکسار مکرم مولانا سعید الرحمٰن امیر و مشنری انچارج سیر الیون کے ہمراہ ایک ہی کار پر فری ٹاؤن (دارالخلافہ) سے Bo (جلسہ گاہ، دارالخلافہ سدرن پراونس یعنی جنوبی صوبہ) کی طرف سفر کر رہا تھا۔ تو راستہ میں عازمین جلسہ سالانہ کو بسوں، پوڈوں، ویگنوں، موٹر بائیکس اور پیدل سفر کرنے والوں کو دیکھا اور کم و بیش وہ مجازی نظارے آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے جو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں عازمین جلسہ سالانہ کے حوالے سے کتب اور تاریخ احمدیت کی جلدوں میں پڑھتے ہیں۔ تقریباً 200 میل کا یہ سفر جہاں مادی لحاظ سے خوشگوار ماحول اور روح افزا فضاؤں میں گزرا وہاں تقریباً سارا رستہ ہی نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر اور درود شریف کے ورد سے فضا معطر نظر آئی۔ میں اپنی کار سے اتر کر ایک منی بس کے قریب جا کر مسافروں یعنی عازمین جلسہ کو السلام علیکم کہنے اور حال چال پوچھنے کے لئے گیا۔ تو میں نے ان عشاق عازمین جلسہ کو بس کی اوڑھ میں بیٹھے دیکھا جو بس کی Capacity سے بہت ہی زیادہ تھے۔ گویا قریباً دو گنا زیادہ تھے۔ میں نے امیر صاحب موصوف سے پوچھا یہ کیسے اتنا لمبا سفر کر رہے ہیں؟ ان کی سواری میں تو اتنی گنجائش ہی نہیں تو جواب ملا۔ ”مسیح موعودؑ کی محبت میں“ اور بعض کو تو گڑھے نما ٹوٹے پھوٹے راستوں پر پیدل سفر کرتے پایا۔

میں جب 1983ء سے 1990ء تک سیر الیون کے Bo ریجن میں خدمت دین بجا لا رہا تھا۔ Bo کے ریذیڈنس مشنری انچارج ہونے کے اعتبار سے خاکسار کو کئی سال افسر جلسہ گاہ کے فرائض بھی ادا کرنے کی

سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت بھی میں نے بہت قریب سے ان افریقن بھائی بہنوں کی قربانی کو دیکھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک 70 سالہ بزرگ 40 میل کا سفر پیدل طے کر کے تیاما (Tiama) سے Bo جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ میں اتفاق سے مشن ہاؤس کے برآمدہ میں کھڑا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ پسینے سے شرابور، جوتے سر پر رکھے مشن کی طرف بڑھ رہے ہیں اور میرے قریب آتے ہی سر سے جوتے ایک جھٹکے کے ساتھ نیچے پھینکے اور مجھ سے اس حال میں ہی بغلگیر ہوگئے کہ ان کا دائیاں ہاتھ جیب میں تھا اور چند لیون (سیرالیون کی کرنسی) جیب سے نکال کر میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ ”مولوی صاحب! یہ رقم میں ٹرانسپورٹ پر آنے کی بجائے پیدل سفر کر کے بچا کر جلسہ سالانہ کے لئے لایا ہوں۔ اسے قبول کرو“ فجزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرًا کثیرا۔“

سامعین! ابھی میں اس بزرگ کی پیش کی گئی قربانی، اللہ کی راہ میں غیر معمولی توانائی اور جماعت سے بے انتہا محبت کا سوچ ہی رہا تھا کہ چند لمحوں کے بعد 10، 12 ممبرات لجنہ کا قافلہ مشن ہاؤس کی طرف پاپیادہ بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان خواتین نے اپنے نوزائیدہ بچے اپنی کمروں پر چادروں سے باندھ رکھے تھے۔ (سیرالیون میں جفاکش اور محنتی عورتیں اپنے بچوں کو پیٹھوں پر باندھ کر میلوں میل کا فاصلہ طے کرتی ہیں) جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے مشن ہاؤس آنے والے اس قافلہ میں کوئی چھوٹا بچہ تھا اور کوئی ذرا بڑا۔ ان میں سے بعض نے ایک ایک بچہ اپنی انگلی سے پکڑا ہوا تھا اور سروں پر زادِ راہ، کپڑوں اور سازوسامان کی گٹھڑیاں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عشاق اور مخلص خواتین نے آتے ہی کہا کہ مولوی صاحب! ہم 37 میل کا پیدل سفر کر کے جلسہ سالانہ کے لئے حاضر ہوئی ہیں اور پوڈا پوڈا (سواری کا نام) کی یہ رقم ہم نے بچائی ہے۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر قبول کرلیں

یہ صرف سیرالیون کے چند واقعات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اس دور کے نبیؑ کو عطا ہونے والی الہامی پیش خبری ”یَاتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَیَاتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ“ کے حوالہ سے بیان کر دیئے ہیں ورنہ افریقہ کے دوسرے ممالک اور دنیا بھر کے قادیان سمیت دیگر ممالک میں آباد احمدی جماعتوں کی تاریخ ایسے حقیقت پسندانہ اور ایمان افروز واقعات سے رقم ہے۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی اس عظیم الشان عمارت کو جس کی بنیادی اینٹ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ رکھی مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے اور جہاں اس کی منازل میں ترقی ہو وہاں اس کے شرکاء کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جائے، نیز اس کے ساتھ ساتھ وہ مخلصین جماعت جو ان للہی جلسوں میں قربانیاں کر کے شریک ہوں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور محبین و بزرگانِ جماعت کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے لئے لکھے گئے ایک اداریہ کو تقریر کا رنگ دیا ہے)

۞۞۞۞

﴿6﴾ ﴿مشاہدات۔484﴾

جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ (آل عمران:104)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

معزز سامعین! آج مجھے جلسہ سالانہ برطانیہ کی مناسبت سے ”جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت“ پر گفتگو کرنی ہے۔

جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کا آغاز بانی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں 1891ء میں شروع ہوا تھا جس میں 75 افراد نے شرکت کی۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا اور 133 سالوں میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا یہ سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا ہوا اب 100 کے لگ بھگ ممالک تک پھیل گیا ہے جہاں بڑی شان و شوکت کے ساتھ سالانہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں فدائیان شامل ہوتے ہیں۔

ابھی چند سال قبل خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیرالیون جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہاں 2019ء کے جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد 24700 تھی۔ یہ جلسے بیعتوں کا ذریعہ بنتے رہے اور آج سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ان جلسوں اور جماعت کی انسانیت کی خدمت سے متاثر ہو کر احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں جلسہ سالانہ برطانیہ پر عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں رواں سال کے دوران عالمی سطح پر بیعت کرنے والے اس مبارک تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دوروں میں جب کسی جلسہ میں شرکت فرماتے ہیں تو وہاں بھی بیعت کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ اس مبارک طریق کی تقلید میں بعض ممالک میں بھی اپنے اپنے جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کی تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔

بیعتوں کی جن تقاریب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شامل ہو کر برکت بخشتے ہیں۔ وہ تقاریب ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوتی ہیں اور دُنیا بھر کے احمدی ان سے استفادہ کرتے ہیں بالخصوص جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر عالمی سطح پر انفرادی طور پر گھروں میں، مساجد اور بیوت میں بہت اہتمام سے احباب وخواتین اکٹھی ہوتیں اور براہ راست خلیفۃ المسیح سے فیض پاتی ہیں۔ یہ تقریب اس قدر مبارک اور مقدس ہوتی ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے ماحول میں روحانیت نے بسیرا کیا ہوا ہے۔ انسان چند لمحوں کے لئے اس دُنیا سے نکل کر ایک اور عالَم میں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے گناہوں، کمزوریوں اور لغزشوں کا جائزہ لے کر اور اُنہیں نکال باہر رکھ کر اپنے اللہ کے حضور جھکتا، دُعا کرتا اور آئندہ نیکیاں بجالانے کے عزم صمیم باندھتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد میں آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ ہدایات اور نصائح کو حرزِ جان بناتا ہے اور خلیفۃ المسیح سے بھی عہد وپیمان باندھتا ہے۔

سامعین! مجھے یاد ہے ایک وقت تھا کہ اگر کوئی دوست جماعت میں شامل ہوتے تو کسی کے گھر یا کوئی چھوٹی سی محفل کا انعقاد کر کے عہد بیعت اور شرائط کو دہرایا جاتا تھا اور ہم میں سے کئی ایک کو سالہا سال شرائط بیعت اور بیعت کے الفاظ دہرانے کا موقع میسر نہ آتا تھا۔ مگر آج سلام ہو ایم ٹی اے کو جس کے ذریعہ ہم

دُنیا بھر میں ہونے والی بیعتوں کی تقاریب میں شامل ہو کر اپنے آپ کو نور سے نہلاتے ہیں۔ سال میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

گو ان مبارک جلسوں کا آغاز دسمبر کے مہینہ میں ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی آپ کی زندگی میں دسمبر کی 27 تاریخ آئے تو مرکز چلے آئیں۔ لیکن بعد میں مختلف ممالک نے اپنے اپنے حالات و سہولت اور موسم کے مطابق اپنے ہاں جلسوں کا انعقاد کرنا شروع کیا۔

اور اب شاید ہی سال میں کوئی مہینہ ایسا گزرتا ہو جس میں کسی نہ کسی ملک میں جلسہ نہ منعقد ہوتا ہو۔ جماعت احمدیہ یوکے جولائی یا اگست میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے۔ جس میں امام جماعت احمدیہ بنفسِ نفیس شامل ہوتے ہیں اور عالمی بیعت بھی ہوتی ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور کی ایک بیعت کے احوال جانیں۔ اِسے ”دُعائے بیعت توبہ“ کا نام دیا گیا تھا۔

بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ نے جن الفاظ میں حضرت نور الدین اعظم خلیفہ اوّل سے بیعت لی۔ اس بیعت کے الفاظ خود حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یوں ہیں:

(ادعیۃ المھدی از حافظ مظفر احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

”آج مَیں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتّی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْ بِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(سیرت المہدی جلد اوّل روایت 98، صفحہ 70-71)

ترجمہ:۔ مَیں، اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں، اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ مَیں، اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس میرے گناہ بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب الفاظِ بیعت دہراتے ... تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتا تھا۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 675 روایت 747)

امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی دُعا (جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا) ایسی گہری تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی دہرائے جانے کے وقت یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔ دعا یہ ہے:

"اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔"

اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ "بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 174)

سامعین! یہاں شرائط بیعت کا اِعادہ بھی بہت ضروری معلوم ہوتا ہے تا عالمی بیعت کو ہم اچھی طرح سے سمجھ سکیں:

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتّی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذِلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللہ اور قَالَ الرسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اِس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں اِن تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے
خدا کی عنایات اور رحمتوں کے

(خاکسار کے ایک اداریہ مطبوعہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن کو تقریر کا رنگ دیا گیا ہے)

﴿7﴾ ﴿مشاہدات۔ 891﴾

ہمارے دل کی زباں ہیں جلسے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم:9)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری بُرائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رُسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

کسی پہ شاید گراں ہیں جلسے
ہمارے دل کی زباں ہیں جلسے
کئے تھے ربوہ میں بند تُو نے
تو اب یہ سارے جہاں ہیں جلسے

معزز سامعین! مجھے آج جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی تاریخ پر کچھ بات کرنی ہے اور آج کی تقریر کا عنوان مَیں نے ایک شاعر جناب سید طاہر احمد زاہد کے ایک منظوم کلام سے لیا ہے۔ جس کا عنوان یہ تھا "ہمارے دل کی زباں ہیں جلسے"

شاعر موصوف نے اِس 9 اشعار پر مشتمل نظم میں جلسہ سالانہ کے بارے میں بڑے پُر سوز جذبات پیش کئے ہیں۔ کسی نے احمدیہ شاعری کے بارے میں کیا ہی سچ کہا ہے کہ

"اصل اور حقیقی شاعری پُر سوز جذبات کا لطیف، موزوں اور منظوم رنگ میں بیان ہے اور احمدیہ شاعری اِن معنوں میں حقیقی شاعری ہے۔"

مَیں اپنی تقریر کے اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل جنابِ شاعر موصوف کی یہ پوری نظم پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ نظم اصل مضمون کو سمجھنے میں ممدّ ثابت ہو گی۔

کسی پہ شاید گراں ہیں جلسے
ہمارے دل کی زباں ہیں جلسے

کئے تھے ربوہ میں بند تُو نے
تو اب یہ سارے جہاں ہیں جلسے

تمہارے گالی، گلوچ تک ہیں
مرے تو حُسنِ بیاں ہیں جلسے

چلو مَیں تُم کو دکھاؤں کتنے
صداقتوں کے نشان ہیں جلسے

انہیں فسانہ سمجھ نہ ظالم
حقیقتوں کی زباں ہیں جلسے

نہ رُک سکیں گے کبھی میاں یہ
یوں سمجھو آبِ رواں ہیں جلسے

ہمارے دل میں گلاب جیسے
مگر یہ اِن پر خزاں ہیں جلسے

عبث ہیں رنگ و نسل کی باتیں
وفا کی اپنی زباں ہیں جلسے

اے کاش! زاہد مَیں دیکھ پاؤں
یہ جتنے دلکش جواں ہیں جلسے

سامعین! جلسہ سالانہ کی الٰہی اینٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر 134 سال قبل 1891ء میں قادیان میں رکھی۔ جو مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا اور جس میں 75 مخلصین نے شرکت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنائے جانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں.... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّت جَلّ شانُہٗ کوشش کی جائے گی.... اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔“

(اشتہار 30 دسمبر 1891ء)

قادیان میں ان جلسوں میں شاملین کی تعداد سال بہ سال بڑھنے لگی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دَور میں ہی اِن بابرکت اجتماعات میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہزاروں کو پہنچ گئی۔ 1947ء میں پارٹیشن کے بعد پاکستان میں پہلے لاہور اور پھر ربوہ میں جلسے بڑی شان و شوکت سے ہونے لگے اور 1984ء میں ربوہ میں ہونے والے آخری جلسہ سالانہ میں شرکاء کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ تھی۔ اِس کے بعد بدنام زمانہ مُلّاؤں کی ایماء پر حکومتی سطح پر ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر پابندی عائد کر دی گئی۔ بعد ازاں جماعتوں نے ضلعی سطحوں پر جلسے منعقد کرنے شروع کئے اور یہ نظام بھی سال ہا سال چلتا رہا اور ہزاروں احمدی فدائی پروانے اِن جلسوں میں جوق در جوق شامل ہوتے رہے۔ چونکہ بعض ضلعی جماعتیں ماشاء اللہ تعداد میں بڑھی تھیں۔ اِس لئے اتنے بڑے سائز کے جلسہ کے لئے جلسہ گاہ بھی بعض مقامات پر میسر نہ ہوئے تو تحصیل وائز اور امارت حلقہ کی بنیاد پر جلسے منعقد ہوتے رہے۔ مجھے یاد ہے ضلع سرگودھا میں 1990ء میں مجھے آٹھ مقامات پر جلسوں میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شمولیت کی توفیق ملی۔ جس میں شاملین کی تعداد ہزاروں میں رہی۔ اِس کے علاوہ ضلع لاہور، ضلع پشاور اور ضلع اسلام آباد

کے جلسہ ہائے سالانہ میں بحیثیت مربی ضلع شمولیت کی سالہا سال توفیق ملی۔ لاہور اور اسلام آباد کے جلسے تاریخ احمدیت کا جھومر بنے رہے۔ لاہور کے ایک ایک جلسہ پر حاضری 10 ہزار کے لگ بھگ رہی اور اسلام آباد کے جلسوں میں ارد گرد کے اضلاع سے احمدیت کے پروانے اپنے سالانہ مرکزی جلسوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے وفود کی صورت میں شامل ہوتے رہے۔ اِسی طرح ضلع راولپنڈی کی ایک بڑی مضبوط جماعت واہ کینٹ کے جلسہ ہائے سالانہ میں متواتر کئی سالوں تک مرکزی نمائندے کے طور پر شرکت کی توفیق پائی۔

سامعین! جلسہ سالانہ قادیان نے جب انٹر نیشنل روپ اختیار کیا تو تمام براعظموں میں جلسہ ہائے سالانہ کی صدا گونجنے لگی۔ ہر براعظم میں ہر مُلکی سطح پر جلسے بڑی شان اور آن بان کے ساتھ منعقد ہونے لگے۔ پہلے جلسہ پر 75 افراد نے شرکت کی تھی اور ایک سو سال گزرنے پر 75 سے زائد ممالک میں جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ بعض ممالک کے جلسوں میں خلفاء احمدیت نے رونق بخشی اور ہر سال ہی کئی ممالک سے یہ نوید سننے کو ملتی ہے کہ امسال فلاں ملک کے صدر مملکت، نائب صدر، وزیر اعظم نے بنفس نفیس خود جلسوں میں شرکت فرمائی ہے یا اپنے خیر سگالی پیغام کے ذریعہ اظہارِ خوشنودی کیا ہے۔ اِن جلسوں میں بیس سے تیس ہزار تک افراد شریک ہوتے ہیں۔ ایسی تعداد والے جلسوں میں قادیان، برطانیہ، جرمنی، غانا، سیرالیون، امریکہ اور کینیڈا کے جلسے شامل ہیں۔ 2019ء میں مجھے حضرت خلیفۃُ المسیح کی نمائندگی میں سیرالیون کے جلسے میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اُس سال جلسہ سالانہ کی حاضرین کی تعداد 24 ہزار 700 تھی۔

پاکستان کے ایک جلسے کو بند کر کے دنیا بھر کے جلسوں کے ساتھ موازنہ مختلف طریق اور انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ اِن ملاؤں نے ایک در بند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں در کھول دئے۔ جیسے اب ایسے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے حاضرین سے حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد برطانیہ سے مواصلاتی نظام کے ذریعہ خطاب فرماتے ہیں۔ قادیان اور جرمنی کے جلسے بطور مثال پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ان کی خوبصورتی یہ ہے کہ اسلام آباد برطانیہ بھی ایک جلسہ کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے دیگر ممالک کی جماعتیں انہی دنوں میں اپنے ہاں حضور انور کی منظوری سے جلسے رکھ لیتی ہیں اور حضور اپنے خطاب میں اِن ممالک کا نام لے کر اُن کو شامل فرما لیتے ہیں۔

یوں ایک ہی وقت میں دسیوں ممالک جلسے کر کے نہ صرف پاکستان میں جبری طور پر بند کئے جانے والے جلسے کی یاد تازہ کرتے ہیں وہاں اِن نام نہاد ملاؤں کو جلسوں کی زبان میں یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ روک سکتے ہو تو روک لااِس سیلِ رواں کو۔

یہ میاں کبھی رُک سکیں گے نہ
جلسے ہیں رواں آبِ سمجھو یوں

کہتے ہیں کہ ہر پھل، پھول اور سبزی کا ایک موسم ہوتا ہے ویسے تو آج کل ہائبرڈ نظام کے ذریعہ ہر موسم میں ہر قسم کا پھل، فروٹ اور سبزی حاصل کی جانے لگی ہے لیکن جو ذائقہ اور مزہ موسمی پھلوں اور موسمی سبزیوں کا آتا ہے وہ ہائبرڈ نظام کے تحت پیدا ہونے والی سبزیوں اور پھلوں کا ہرگز نہیں۔ اِسی طرح دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے بھی خاص موسم ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ویسے تو سارا سال ہی دنیا بھر کی مختلف جماعتوں سے جلسوں کے انعقاد کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اب تو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ہاں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی خبروں کی نوید بھی کانوں کو چھو جاتی ہے۔ ویسے تو جماعت میں جلسہ ہائے سالانہ کے لئے دو موسم معروف ہیں۔ جن میں ایک دسمبر کا مہینہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کے انعقاد کا آغاز فرمایا اور دوسرا جولائی اگست کے مہینے ہیں۔

ایک جلسہ بند کرنے کے عوض صرف دو مہینوں میں دسیوں جلسے دنیا بھر میں ہوتے ہیں۔ جیسے امسال امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی کے بڑے جلسوں کے علاوہ ہالینڈ، فرانس، افریقہ کے بعض ممالک، رشیا کی بعض سابقہ ریاستوں میں اِن دنوں یہ جلسے بڑے دھوم دھام سے منعقد ہوئے۔ یہ وہ انعام یا خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلسل عطا فرما رہا ہے اور احمدیوں کے دلوں کی ڈھارس بندھاتا چلا آرہا ہے۔

سامعین! ایک جلسہ پر بندش لگانے کا موازنہ یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ ربوہ میں جس جگہ یہ مبارک جلسہ منعقد ہوا کرتا تھا۔ اب دنیا بھر میں جماعتیں اپنے ہاں جلسے منعقد کرنے کے لئے سینکڑوں ایکڑز پر مشتمل

زمین خرید رہی ہیں۔ جن میں برطانیہ، کینیڈا اور غانا نیز اِس کے علاوہ بہت سی چھوٹی جماعتیں شامل ہیں۔ یہ بھی ایک خیر کثیر ہے جو مختلف جماعتوں کے حصہ میں آیا ہے۔

یہی وہ جلسے ہیں جن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے امن کا پیغام دنیا تک پہنچ رہا ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور ریڈیو وٹی وی کے ذریعہ یہ پیغام لاکھوں افراد تک پہنچتا ہے۔ یہ نادان کیا جانیں کہ اللہ کے کئے روشن چراغ کو یہ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بجھا سکیں گے۔ ہرگز نہیں۔ یہ خدائی قانون ہے کہ اُس کا پیغام پھیلے گا، پھلے گا اور کوئی نہیں جو اِس کو روک سکے۔ اب یہ دشمن بدنوا جلسہ سالانہ کے پیغام کو ذرا روک کر دکھلائیں۔ یہی وہ زندہ و تابندہ مضمون ہے جو شاعر موصوف نے اپنی مختصر نظم میں سمویا ہے کہ تُم نے ربوہ میں ایسے جلسے پر قدغن لگائی جس کا آغاز 75 مخلصین سے ہوا تھا۔ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ گھروں اور مساجد میں اکٹھے ہو کر ان مبارک جلسوں میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد ایک ایک جگہ 75 سے کہیں زائد ہوتی ہے۔ یہی ہماری صداقتوں کا نشان ہے۔ یہی حقیقتوں کی زباں ہے۔ یہی اب روحانی آبِ رواں ہے۔ یہ جلسے گلاب کی طرح ہمارے ماحول کو معطّر کر رہے ہیں۔ جبکہ ان دشمنوں کے لئے خزاں کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ اِن جلسوں میں رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں۔ خلافت کے پلیٹ فارم پر سب جمع ہو کر خود بھی روحانی معنوں میں مضبوط ہو رہے ہیں اور نظام خلافت بھی اِن سے مضبوط ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان جلسوں کو دشمنوں اور معاندین کے حسد سے بچا کر رکھے اور ہمیں مسلسل ترقیات دیتا چلا جائے۔ آمین

پس اجتماعات قومی ترقی کا اظہار کرتے ہیں اور ہمارے ان اجتماعات اور جلسوں سے جماعت احمدیہ کی ترقی واشگاف ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کے متعلق فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ

اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بیّن بیّن کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 341-342)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض لِلّٰہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے، سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔ اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیّت اور طریقِ ضلالت اور بدعتِ شنیعہ ہے۔ میں ہر گز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اِصلاحِ خلق اللہ ہے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے،

فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریٰت:56) پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہدِ بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دُور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دَوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاوں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد10 صفحہ 305)

فرمایا:

"پس ہر احمدی جو دنیا میں کسی بھی جگہ بسنے والا ہے۔ جب اپنے ملک کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے یا اَب بعض ذرائع اور سہولتوں کی وجہ سے بعض احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسانی اور وسائل مہیا فرمائے ہوئے ہیں دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ ان سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا جلسہ کے انعقاد کا جو مقصد تھا اسے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں، اگر جلسہ کے پروگراموں نے ایک احمدی کی روحانی اور اخلاقی حالت میں کوئی بہتری پیدا نہیں کی تو ایسے شامل ہونے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے کراہت کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر تقویٰ میں ترقی نہیں تو 20 ہزار یا 25 ہزار یا 30 ہزار کی حاضری بے مقصد ہے۔ تعداد بڑھنے سے

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ آپؑ کی بعثت کا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم تقویٰ میں ترقی کریں گے۔“

(خطباتِ مسرور جلد5 صفحہ 351-352)

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ کی حقیقی برکتوں سے فیض یاب کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

﴿8﴾ ﴿مشاہدات۔1235﴾

صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدٰىہُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ہُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ

(الزمر:19)

ترجمہ: وہ لوگ جو بات کو سنتے ہیں تو اس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

سامعین کرام! آج کی تقریر ''صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے'' کے موضوع پر ہے اور یہ اس سلسلہ کی پہلی تقریر ہے جس میں صحبتِ صالحین کی اہمیت بتائی جائے گی۔

سامعین! صحبت کے معنی دوستی، ہم جلیسی، ہم نشینی کے کئے جاسکتے ہیں اور اسلامی اصطلاح ''صحابی'' بھی اِسی سے مشتق ہے جس کے معنی ساتھی، دوست اور ہم مجلس کے ہیں اور جب ''صحابی رسولؐ'' کہا جاتا ہے تو اس کے معنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق، ساتھی اور صحبت یافتہ کے معنی لئے جاتے ہیں۔ جس نے سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھا ہو اور ہم صحبت رہ کر چند باتیں بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہوں۔ اس ہم نشینی کے بدلے اور صِلہ صحابہ، نیک، پارسا، پرہیز گار، نیک چلن اور متقی بنے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدّد بار نیک، صالح اور پارسا لوگوں کی صحبت رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جیسے سورۃ توبہ کی آیت 119 میں یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ میں ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورۃ توبہ ہی کی آیت 71 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں نیز اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہی پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ سورۃ ال عمران آیت 29 میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو تاکیداً حکم دیا کہ مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ ایسا کرنے والے کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

احادیث میں سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو صحبتِ صالحین اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک موقع پر نیک اور بُرے ساتھی کی مثال دو اشخاص سے دے کر صحابہ کو اس اہم مضمون کی طرف یوں توجہ دلائی کہ ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے تو فائدہ اٹھا جائے گا (یہ ذکر الٰہی کی محافل ہیں جن میں ہمارے جلسے شامل ہیں) اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبودار دھواں تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البّر والصلة)

اس حدیث کی تشریح میں دعا دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہم سب کو کستوری کی خوشبو بانٹنے والا بنائے اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو نہ صرف ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہوں بلکہ لوگ بھی ہم سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 398)

سامعین! احادیث کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے افاضات سے کچھ صحبتِ صالحین کے متعلق مثالیں پیش ہیں۔

آپؑ درخت اور شاخ کے آپس کے تعلق کو صحبتِ صالحین سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخمریزی کی طرح ہے۔ چاہیے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 37-38)

آپؑ اسی مضمون کو ایک اور جگہ خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”صحبت میں بڑا اشرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119) فرمایا ہے اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 609 ایڈیشن 1988ء)

سامعین! ماموِر زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اچھی اور بُری صحبت کی بہت عمدہ مثال یوں دی ہے کہ ایک مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور گندگی اور بیماری پھیلاتی ہے جبکہ ایک دوسری مکھی جو شہد کی مکھی کہلاتی ہے وہ پھولوں پر بیٹھتی ہے اور ایک ایسی خوراک تیار کرتی ہے جو شہد کہلاتا ہے اور شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ہے۔ دونوں کہلاتی مکھیاں ہیں مگر اپنی اپنی صحبت سے وہ کیا مہیا کرتی ہیں؟

اصلاحِ نفس کے لئے دعا اور صحبتِ صالحین کا نسخہ بتاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔

”دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے اور دوسرا طریق یہ ہے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِینَ راستبازوں کی صحبت میں رہو تاکہ ان کی صحبت میں رہ کر تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے، دیکھنے والا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 62)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ صحبت میں بڑی تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں:

”جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ مَیں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا وہ ضرور پیئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے کہ صحبت میں بڑی تاثیر ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت کے ہی رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 505-506)

سامعین! پھر آپؑ مقرّبین کی درگاہ میں بیٹھنے والوں کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”یہ مسلّمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے مقرّب کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالیٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھمْ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کررہے تھے مگر ایک شخص اُن میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں! وہ بھی ان میں سے ہی

ہے کیونکہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهمْ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صُحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور رہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 507)

سامعین! نیک اعمال کے لئے صحبتِ صالحین کے نسخہ کو آپؑ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

”خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمالِ نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 266 ایڈیشن 2016ء)

آپؑ ایک موقع پر ماں اور بیٹے کی مثال دے کر فرماتے ہیں۔

”سنو! انسان کامل مؤمن اس وقت تک نہیں ہوتا، جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرلے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس لانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک وہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو تو اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کرسکتا ہو خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے اور اَوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کر دے کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے لیکن جب تک کمزوری ہے وہ خطرناک حالت میں ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136 ایڈیشن 2016ء)

پھر فرماتے ہیں۔

”زیارت صالحین کے لیے سفر کرنا قدیم سے سنت سلفِ صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہو گا تو اللہ جلّ شانہ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لیے کبھی تو گیا تھا۔ تو وہ کہے گا بالا رادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہو گئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا! بہشت میں داخل ہو۔ مَیں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608)

حضرت اقدسؑ **برف کے تودوں پر چل کر صحبت اختیار کرنے کے حوالے سے** فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہو گی تو اس اُمّت میں سے مسیح موعود پیدا ہو گا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چل کر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے۔ پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنے گا جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 263-264)

آپؑ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزت دیتا اور خود اُن کے لئے ایک سِپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہ لَہٗ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اُس کا ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 356)

سامعین! صحبت صالحین کو ایک کیمیا قرار دیتے ہوئے آپؑ نے ایک دفعہ کسی بزرگ کا یہ فارسی شعر پڑھا۔

”ہر کہ روشن شُد دل وجان ودرُوں از حضرتش
کیمیا باشد بسر برون دمے در صحبتش

یعنی جس کے جان و دل اور باطن خدا کے حضور سے روشن کئے گئے ہیں اُن کی صحبت میں ایک لمحہ گزارنا بھی کیمیا ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 485)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے کسی نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ "سنا ہے کہ آپ کو کیمیا گری آتی ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ ہاں آتی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ہم غریب ہیں اور مقروض رہتے ہیں۔ آپ ہمیں بھی بتائیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:

"لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے تھے۔ میرے لیے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ مَیں نے انکو چھؤا تو بادشاہ بن گیا"

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

کسی نے صحبت کے مضمون کو گلاب اور دیگر پھولوں سے تشبیہ دی ہے کہ جہاں پھولوں کی کیاریاں ہوں وہاں سے آنے والی ہوائیں بھی خوشبودار ہو کر گزرتی ہیں اور فضا مہک جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گلاب کی پتیاں جس زمین پر گرتی ہیں وہ زمین بھی گلاب کی خوشبو سے معطّر ہو جاتی ہے۔

سامعین! یہ مضمون اتنا اہم ہے کہ اسے اپنے معاشرے کی تزئین و آرائش اور بہتری کے لئے قوم کے لیڈروں نے خواہ ان کا تعلق مشرکین سے ہو، دہریت سے ہو یا عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر مذاہب سے۔ اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اچھی صحبت اچھے لوگ مہیا کرتی ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ

گندم از گندم بروید جو از جو
از مکافات عمل غافل مشو

کہ گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں۔ تو مکافات عمل سے ہرگز غافل نہ ہو۔

اسی مضمون کو ایک انگریزی مثل میں یوں سمویا گیا ہے

"The duty of an apple is to ensure that an apple tree grow out of it".

سیب کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ وہ ممکن بنائے کہ اس کے ذریعہ سیب کے درخت اُگیں گے۔

سامعین! پنجابی کے معروف صوفی شاعر میاں محمد بخش (مصنف منظوم مجموعہ کلام: سیف الملوک) نے حدیث کا منظوم کلام میں ترجمہ یوں کیا ہے۔

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا پاویں مول نہ لیّے ھُلے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے پاویں کُنج کُنج بیٹھیے چنگاراں آن ہزاراں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119) بھی اسی واسطے فرمایا گیا ہے۔ سادھ سنگت بھی ایک ضرب المثل ہے۔ پس یہ ضروری بات ہے کہ انسان باوجود علم کے اور باوجود قوّت وشوکت کے امام کے پاس ایک سادہ لوح کی طرح پڑا رہے تا اس پر عمدہ رنگت آوے۔ سفید کپڑا اچھا رنگا جاتا ہے اور جس میں اپنی خودی اور علم کا پہلے سے کوئی میل کچیل ہوتا ہے اس پر عمدہ رنگ نہیں چڑھتا۔ صادق کی معیت میں انسان کی عقدہ کشائی ہوتی ہے اور اسے نشانات دئے جاتے ہیں جن سے اس کا جسم منور اور روح تازہ ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 262۔263 ایڈیشن 2016ء)

سامعین! سادھ سنگت ایک ہندی زبان کا محاورہ ہے جس میں سادھ کے معنی ہیں۔ نیک، پارسا اور پرہیز گار جبکہ سنگت کے معانی ہم نشینی، ہم صحبت اور رفاقت و دوستی کے ہیں۔ جسے ہم عُرفِ عام میں صحبتِ صالحین کہہ سکتے ہیں اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس محاورہ کے استعمال کے ساتھ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی آیت استعمال فرمائی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان اپنے ماحول میں دیگر اُٹھنے بیٹھنے والے لوگوں سے ضرور اثر پکڑتا ہے اور باوجود نہ چاہنے کے بھی، اس میں ان لوگوں جیسی حرکات وسکنات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دوستیاں بڑھائیں اور بدزبان اور بدکردار کے حامل انسانوں

سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ نیک بندوں سے دوستیاں بڑھانے کے بہت سے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ”ذکر کی مجالس“ ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ شامل ہیں۔

کسی جماعت یا کمیونٹی کی طاقت اور قوت کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے جو پیمانے دنیا میں رائج ہیں اُن میں سے ایک، کسی جماعت یا پارٹی کا اکٹھ اور اُس کی Gathering ہے گو اِس کا ایک بڑا فائدہ روحانی بھی ہے کہ ایک مؤمن کی اصلاحِ احوال، تعلیم و تربیت، تعلق باللہ تقوٰی و طہارت اور صحبتِ صالحین میں ترقی ہوتی ہے۔ دوسری طرف اغیار اور مخالفین کے دلوں میں خوف کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریٰت:56) پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آکر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہدِ بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دُور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دَوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی

تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔“

(خطباتِ مسرور جلد10 صفحہ 305)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿9﴾ ﴿مشاہدات۔1236﴾

صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (آل عمران:104)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر اَدا، بے غرض، بے ریا، دل نشیں، دل رُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا، کربلا ہے دلِ عاشقاں کے لئے

سامعین کرام! آج کی تقریر "صحبتِ صالحین اور ہمارے جلسے" کے موضوع پر ہے اور یہ اس سلسلہ کی دوسری تقریر ہے جس میں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی اہمیت اور برکات کا ذکر ہو گا۔

ایک مشہور انگریزی محاورہ ہے۔

Moisturize before you spray to make your perfume last all day

اگر آپ اپنے پرفیوم کی خوشبو کو اپنے جسم پر دیرپا رکھنا چاہتے ہیں تو اپنی باڈی پر سپرے کرنے سے قبل اتنے حصہ کو کسی لوشن کے ساتھ Moisturize کر لیں۔

سامعین! یہ محاورہ ہمارے جلسہ ہائے سالانہ پر بخوبی اپلائی ہوتا ہے کیونکہ جلسہ بھی ایک دیرپا رہنے والی خوشبو ہے اور ہمارے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سے قبل اپنے خطبہ جمعہ سے پھر ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کر کے نصائح سے ہمارے روحانی جسموں کو Moisturize کرتے ہیں اور پھر جلسہ میں شمولیت، تقاریر سُن کر بالخصوص حضورانور کے خطبات کی خوشبو اپنے جسموں پر لگاتے ہیں اور یوں یہ خوشبو دیرپا ہو جاتی ہے۔

ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ جلسہ کے اختتام پر ہم میں سے ہر ایک خوشگوار موڈ میں اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے۔ دوران جلسہ بھی جلسہ کے ماحول سے، اُس کی خوشبو سے طبیعت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں اور پھر جلسہ کے بعد طبیعتوں کے اعتبار سے جلسہ سالانہ کا اثر رہتا ہے۔ اس کے اذکار ہوتے ہیں، تقاریر کو بار بار گھروں میں، اپنی ٹرانسپورٹ، گاڑیوں اور کاروں میں سنا جاتا ہے۔ جلسہ کے مناظر بار بار دیکھ کر طبیعت کو سرور ملتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ننھے منے بچے گھروں میں اپنے بازو اوپر کر کر کے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہوتے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی اِس میں اہم کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جلسہ کے معاً بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ کو جلسہ کی کامیابیوں کا تذکرہ جب خطبہ جمعہ میں کرتے ہیں تو اِس سے بھی جلسہ کی یادیں دوبالا ہو جاتی ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے

Perfume has the power to boost your mood

جلسہ سالانہ بھی ایک خوشنما پھول بلکہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ ہے جو اپنی سُندر، تر و تازہ خوشبو شاملین جلسہ بلکہ اب تو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو معطّر کرتی ہے۔ جس سے ہم سب کا موڈ خوشگوار رہتا ہے۔

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے
خدا کی عنایات اور رحمتوں کے

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جلسہ سالانہ کی ابتدا، الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے تحت 27/دسمبر 1891ء کو قادیان میں رکھی۔ پہلے جلسہ سالانہ میں 75 احباب شامل ہوئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر بعد نمازِ ظہر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''آسمانی فیصلہ'' پڑھ کر سنائی اور یہ جلسہ برخواست ہوا۔ پہلے جلسہ کی یہی مکمل کارروائی تھی۔

اِس جلسہ میں شامل ہونے والوں میں سے 12 افراد نے اُس روز بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتابچہ میں جلسہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

''قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقرّرہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے .... حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتّی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقرّرہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرتِ عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اَور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مَقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔''

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

سامعین! اِس پہلے جلسہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس جلسے کو مستقل طور پر ہر سال منعقد کرنے کے بارے میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ چنانچہ اگلے سال یعنی 1892ء کے جلسہ سالانہ میں 327/افراد شامل ہوئے۔ جو مسجد اقصیٰ میں منعقد نہیں ہوا۔ اس جلسے میں چند تقاریر کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں بہت اہم اور دُور رس فیصلے ہوئے۔ مثلاً فیصلہ کیا گیا کہ

(1) یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لیے ایک رسالہ جاری کیا جائے۔ (یہ بھی صحبتِ صالحین کا ذریعہ ثابت ہوا)

(2) قادیان میں اشاعت کے امور کے لیے مطبع (پریس) کا قیام عمل میں لایا جائے۔ (یہ بھی صحبتِ صالحین کا ذریعہ ثابت ہوا)

(3) ایک اخبار جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے فیصلے کیے گئے اور بعد ازاں 40/افراد کی بیعت کے بعد دعا کے ساتھ یہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پہلے جلسہ میں 75افراد کے مقابل پر 136 سال گزرنے کے بعد آج اتنی ہی تعداد میں 75 سے زائد ممالک میں صحبتِ صالحین کی یہ محفلیں بڑی شان اور آن بان سے منعقد ہوتی ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد ایک ایک محفل میں احمدی دور دراز ممالک سے سفر کر کے شامل ہو کر فیض حاصل کر کے اپنی روحانی پیاس بُجھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ دنیا بھر میں منعقد ہونے والے جلسوں میں اب تو سربراہان مملکت اور سرکردہ سیاسی لوگ شامل ہو کر جماعت کی خدمات اور احبابِ جماعت کے اخلاص کو سراہتے ہیں۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی اہمیت وافادیت کے حوالہ سے اپنی کتب واشتہارات میں احباب کو بارہا توجہ دلائی۔ آپؑ کی اقتداء میں خلفاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی مدد و نصرت سے اِن جلسوں کو جو نئی شان عطا فرمائی اور اِس کی اہمیت کو واضح کیا وہ الگ سے ایک ایمان افروز داستان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات بیان کروں گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اِن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اِن کے اندر خدا تعالیٰ کا

خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اِن میں پیدا ہو اور وہ دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 341-342)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔"

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ نومبائعین کے لئے صحبت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

”دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے، سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے... اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیّت اور طریقِ ضلالت اور بدعتِ شنیعہ ہے۔ مَیں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علتِ غائی جس کے لئے مَیں حیلہ نکالتا ہوں اِصلاحِ خلق اللہ ہے۔“

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

پھر آپؑ ایک موقع پر جلسہ کی ایک بڑی غرض یوں بیان فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بِالمُوَاجِہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوّت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں...... سو بھائیو! یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ ان شاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس

جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرورت تشریف لاویں جو زَادِ رَاہ کی اِستطاعت رکھتے ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 340-341)

بفضلِ	ایزدی	جلسہ	ہمارا
برائے	تشنگاں	ابرِ	کرم ہے

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الذاریٰت:56) پس یقیناً نصیحت مؤمنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آکر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سِرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور بُرائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ مئی 2012ء)

پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبّع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپؑ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ ”اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/جون 2012ء)

ایم ٹی اے کی برکت سے یہ جلسے اب تو ملک ملک اور گھر گھر منعقد ہونے لگے ہیں اور ان میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔“

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ہمارا یہ جلسہ عام جلسوں، اجتماعوں یا میلوں کی طرح کوئی معمولی جلسہ نہیں اس جلسہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جب وہ روحانی فرزند دنیا میں ظاہر ہو تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا جائے ....پس یہ سلسلہ احمدیہ کا جلسہ ہے جس کے ذمہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہے۔ یہ ایک بڑا اہم موقع ہے جب کہ ہم اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہو کر یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو اس سلسلہ کے ساتھ آملیں گی اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب قوموں کا تو کیا افراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد کثرت کے ساتھ جمع نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے گھر والوں نے بھی اور دنیا نے بھی آپ کو دھتکار دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس نے قومیں تیار کی ہیں جو سلسلہ احمدیہ کی حقیر کوششوں کے ذریعہ اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ ایک حرکت ہے جو دنیا میں جاری ہو چکی ہے اور وہ قومیں جنہوں نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کو غالب کرنا ہے ان کے ہراول دستے پیدا ہو چکے ہیں اور ان ہراول دستوں کے کچھ نمونے غیر ملکی وفود کی شکل میں آپ کے سامنے یہاں موجود ہیں۔“

(خطبات ناصر جلد دوم اختتامی خطاب 26 دسمبر 1977ء صفحہ 234-235)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے

لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آکر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقاء ہے۔"

(خطبہ جمعہ 14 / ستمبر 2018ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿10﴾ ﴿مشاہدات۔319﴾

جماعتی پروگرامز، میٹنگز اور اجلاسات میں شمولیت کی اہمیت وبرکات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ: 4)

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

میرے خدام بھائیو! آج مجھے جس موضوع پر اظہارِ خیال کرنا ہے۔ وہ ہے۔ **جماعتی پروگرامز، میٹنگز اور اجلاسات میں شمولیت کی اہمیت وبرکات**

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اشرف المخلوقات بنا کر انسان پر جہاں احسانِ عظیم کیا وہاں انسان سے اپنے نام اور توحید کو دنیا میں پھیلانے کے لئے قربانی کا مطالبہ بھی کر دیا۔ ہمارے بزرگوں نے **"انفاق فی سبیل اللہ"** کی تشریح میں لکھا ہے کہ **"انفاق فی سبیل اللہ"** میں صرف اموال کی قربانی مراد نہیں ہے بلکہ انسان کی صلاحیتیں اور استعدادیں، اُس کا وقت، اُس کی جان، اُس کی عزت اور خدا تعالیٰ کی دیگر عطایا وغیرہ کی بھی قربانی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو استعدادیں اور صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام اور اُس کے پیغام کو اکنافِ عالَم مَیں پھیلانے کے لئے خرچ کرنی چاہئے۔ انسان کو جو قیمتی وقت دیا ہے اس میں سے کچھ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ اعلائے کلمہ حق اور معاشرہ میں اصلاح احوال اور مخلوق الٰہی کی تعلیم وتربیت کے لئے خرچ کرے تا شکرانہ کا حق بھی ادا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ایک مومن کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(الانعام:63)

آج اِس دنیوی دور میں (جب دین سے دوری عام ہے) حضرت مسیح موعودؑ نے جماعتی تعلیمات کا ایک نچوڑ اور خلاصے کو بیعت کا حصہ بنا دیا کہ بیعت کے وقت ہر احمدی اس بات کا عہد کرے کہ **"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"**۔ یعنی میرے ہر کام، میری ہر حرکت اور ہر سکون میں دین ہی مقدم ہو گا نہ کہ دنیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس سلسلہ میں ایک موقع پر بیعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بیعت کے معنی ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل (Cow) دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے۔

"شرائط بیعت کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں ان کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی طرح بیعت کے الفاظ میں بھی ہم ان الفاظ کو دہراتے ہیں۔ غرض کہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2014ء)

پھر آپ نے فرمایا:

"ہمارے ذمہ جیسا کہ مَیں نے کہا بہت بڑے کام لگائے گئے ہیں اور جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے

رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں۔"

(خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2014ء)

ان ارشادات کی روشنی میں خدمت دین کے جو بھی پہلو ہیں ان تمام کا احاطہ کر کے دین کی خدمت کرنی چاہئے۔ جس کے لئے منصوبہ بندی کرنی ہوتی ہے۔ **جس کا بہترین ذریعہ میٹنگز واجلاسات اور دیگر پروگرامز ہیں۔** عہدیداران پر لازم ہے کہ ان کا حق کریں اور اعلیٰ عہدیداران کی طرف سے جب اور جہاں میٹنگ بلائی جائے ان کی آواز پر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتے ہوئے حاضر ہونا اور مشوروں میں شامل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ عہدہ ایک امانت ہے۔ اور امانت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے کارکنان بھی ہیں جو اپنا سب کچھ بھول جاتے ہیں، بیوی بچوں کو بھی بھول جاتے ہیں، اپنے نفس کے حق بھی ادا نہیں کرتے۔ صبح اپنے کام پر جاتے ہیں اور وہاں سے شام کو سیدھے جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتے۔ انہیں کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق رکھا ہے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔"

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2/ مئی 2008ء میں فرمایا:

"ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کی پسند سے باہر نکل جائے نہ اس کا دین رہتا ہے اور نہ اس کی دنیا رہتی ہے۔"

جماعتی میٹنگز میں شمولیت

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **"ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ ان باغوں میں چرنے کی کوشش کیا کرو"** اس ارشاد نبویؐ سے اجلاسات کی اہمیت ظاہر وباہر ہے۔ ہمارے اجلاسات اور جماعتی میٹنگز میں ذکر الٰہی ہوتا ہے اور انہی مجالس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسی مجالس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور فرشتے رحمت کے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہ رحمت کا

سایہ مجلس کے اختتام تک رہتا ہے۔ بلکہ ایسی مجالس جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ان کے متعلق خود اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ "ان سب کے لئے میری طرف سے مغفرت لکھ دو"

تواریخ میں ایک واقعہ یوں درج ہے کہ ایک آدمی کا سفر میں ذکر کی ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ وہ شخص وہاں بیٹھ گیا۔ ذکر الٰہی اور حمد و ثناء میں حصہ لیا تو اللہ تعالیٰ نے چند لمحے ذکر کی مجلس میں بیٹھنے کی بدولت اس شخص کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صادقوں کی معیت یعنی صحبت اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ہماری یہ میٹنگز، اجلاسات محض رضائے الٰہی اور اعلاء کلمۃ الحق کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ہوتے ہیں اس لئے اس میں شامل افراد نیک، صالح اور صادق ہیں۔ جن کی ان میٹنگز و اجلاسات میں صحبت حاصل ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (حدیثِ قدسی ہے) کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو میری خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری خاطر مجالس منعقد کرتے ہیں اور مِل بیٹھتے ہیں اور میری محبت میں اور میری رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے پاس جاتے اور ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری خاطر اپنے نفوس کی قربانی کرتے ہیں اُن کے لئے مَیں نے اپنی محبت کو واجب کر لیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی عظمت و اہمیت اور ان میں شامل ہونے والوں کے بلند مقام اور ان کو ترغیب دلاتے ہوئے نیز جماعتی کاموں کی پرواہ نہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مؤمن کو چاہئے کہ وہ سلسلہ کی کمیٹیوں کو پارلیمنٹ کی ممبری سے بھی زیادہ مُوجبِ عزت خیال کرے۔ جب تک جماعت میں یہ اِحساس پیدا نہیں ہو گا وہ اپنا کام کامیابی سے جاری نہیں رکھ سکتی... وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو لیکن کہنے والا انہیں کہے گا۔ جاؤ! تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ

نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔ پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا... اگر تم اِس وقت جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے اور انہیں اپنے لئے مُوجبِ عزت خیال نہیں کرتے تو تمہاری اولادیں آئندہ انعامات سے محروم ہو جائیں گی۔ لوگ اپنی زندگیوں میں اپنی اولادوں کے لئے ہزاروں ہزار روپیہ جائیدادیں بنا جاتے ہیں تا اُن کے کام آئیں۔ تم بھی اگر سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہو گے تو تمہارا ایسا کرنا تمہاری اولاد کے لئے ایک بھاری جائیداد ثابت ہو گا۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ 1956ء)

کلاسز اور اجلاسات منعقد کرنے کی تاکید

خدام بھائیو! ایک دفعہ چند خدام مرکز تربیتی کلاس کے لئے تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان سے واپس جا کر اجلاسات و کلاسز منعقد کر کے سیکھی ہوئی تعلیم کو آگے دوسرے خدام تک پہنچانے اور انہیں سکھانے کے حوالہ سے فرمایا:

"آپ نوجوانوں کا فرض ہے کہ یہاں آئیں اور دین سیکھیں اور پھر جو کچھ سیکھیں اسے اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی مجلس میں واپس جا کر دوسرے دوستوں کو بھی بتائیں کہ آپ نے یہاں آکر کیا کچھ سیکھا ہے۔ اپنی مجالس میں واپس جا کر وہاں ایک کلاس جاری کر کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک روزانہ ایک ماہ یا دو ماہ تک روزانہ دوسرے خدام کو پڑھائیں ورنہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں کہ اتنی بڑی جماعت میں سے 80 یا 150 طالب علم یہاں آئیں اور تعلیم حاصل کریں اور دوسرے سب نوجوانوں کو اس سے محروم رکھا جائے۔ یہ دوسروں پر بہت بڑا ظلم ہے اور اس ظلم میں آپ بھی شریک ہیں کیونکہ آپ یہاں آتے ہیں۔ کلاس میں شامل ہوتے ہیں لیکن آپ نوٹ نہیں لیتے اور اپنے آپ کو اس قابل نہیں بناتے کہ اپنے

دوسرے بھائیوں کے سامنے ان دلائل کو رکھیں اور ان کو آیات قرآنیہ سکھائیں اور اس طرح اپنے آپ کو بھی اور دوسرے نوجوان بھائیوں کو بھی احمدیت کے عالم بنانے کی کوشش کریں۔"

(مشعل راہ جلد2 صفحہ 40)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اجلاسوں میں، اجتماعوں میں جلسوں میں آکر جو سیکھا جاتا ہے۔ وہیں چھوڑ کر نہ چلے جایا کریں۔ یہ تو بالکل جہالت کی بات ہو گی کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ وہیں چھوڑ دیا جائے۔"

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 423)

اراکین کو میٹنگز میں شامل ہونے کی ضروری تاکید

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 13 دسمبر 2009ء کو بیلجیم کی نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں فرمایا۔

"ہر مہینہ عاملہ کی میٹنگ ہونی چاہئے عاملہ کے جو سیکرٹریان باوجود یاددہانیوں کے اجلاس میں شامل نہیں ہوتے ان کے نام مرکز کو بھجوائیں تاکہ ان کو ہٹایا جائے۔"

پھر فرمایا:

"میٹنگ ضرور ہونی چاہئے اور پھر جو غیر حاضر ہوں ان کی رپورٹ ضرور آنی چاہئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 8 تا 14 جنوری 2010ء صفحہ 8)

اسی دورہ کے دوران لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 18 دسمبر 2009ء میں حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی بعض ایسی ہیں جو پندرہ سال سے اوپر ہیں لیکن وہ میٹنگز، اجلاسات میں نہیں آتیں اور مرکز سے ان کا رابطہ بھی نہیں ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا:

"ان کے نام مجھے لکھ کر بھیجیں تاکہ ان کو وقف نو سے فارغ کیا جاسکے۔"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 29 تا 4 جنوری 2010ء صفحہ 10)

اجلاسات، اجتماعات و میٹنگز کے دیگر فوائد

صحبتِ صالحین کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں۔ ان صادق اور نیک لوگوں کے صدق واستقلال کو دیکھ کر اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ نمازوں کی ادائیگی باجماعت ہو جاتی ہے۔ صف بندی، وقت کی پابندی، امیر و غریب کی تفریق، نظم وضبط، علم سیکھنے اور بڑھانے کے ذریعہ کے علاوہ یہ محافل پاک تبدیلیوں کا موجب بنتی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہ یہ اجلاسات روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج ہیں، دین ودنیا سنور جاتی ہے۔

ایک موقع پر ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی ماؤں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ

"اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے اچھے نمبروں میں پاس ہوں تو انہیں خدمت دین کرنے اور اجلاسات میں بھجوایا کریں۔"

روحانی تجارت، روحانی ہجرت

اے میرے نوجوان بھائیو! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روحانی تجارت اور روحانی ہجرت کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر اس مضمون پر غور کریں تو یہ ہمیں جماعتی کاموں اور جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحت دی، صلاحیتیں بخشیں، استعدادیں عطا کیں، وقت دیا اور سوچ کے لئے عقل عنایت کی اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، دوسرے جانوروں اور چرند پرند سے ممتاز کیا۔ بولنے کی قوت اور صلاحیت عطا کی ان تمام خداداد قوتوں اور صلاحیتوں، سوچوں کا درست اور صحیح استعمال اللہ کے دین کی خدمت ہی ہے۔ اس خدائے واحد و یگانہ کی عبادت میں شامل ہے۔

جس وقت خلیفۃ المسیح یا ان کے کسی نمائندہ کی طرف سے خدمتِ دین کے لئے بلایا جائے۔ کسی میٹنگ میں شمولیت کے لئے کہا جائے تو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتے ہوئے بھاگتے ہوئے اس میں شامل ہوں۔ یہی وہ روحانی تجارت ہے۔ جو انسان اپنے مالک حقیقی اور رب سے کرتا ہے اور اس کے منافع سے نہ صرف خود مستفیض ہوتا ہے بلکہ اس کی وفات کے بعد اس کی نسلیں بھی اس کے منافع سے حصہ لیتی رہتی ہیں اور یہی وہ روحانی ہجرت ہے جو اپنے مقام سے اس میٹنگ کے مقام تک اللہ کی خاطر کی جاتی ہے۔ جس کے قدم قدم پر اللہ تعالیٰ

کی برکتیں، فضل اور انعامات کی بارش ہوتی ہے۔ یہی وہ لطیف مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے۔

"اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے اور ایک خدا کے آگے جھکنے اور اس کی عبادت کرنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھی انسان کو دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس کے جسمانی اعضاء اور طاقتیں بھی اور اس کی ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی رکھی ہیں جو اسے دوسری مخلوق سے ممتاز کرتی ہیں۔ پس یہ انسان کی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب وہ اپنی صلاحیتوں، اپنی ذہنی اور جسمانی طاقتوں کو دیکھے اور ان ایجادات اور سہولیات کی طرف دیکھے جو ان صلاحیتوں کی وجہ سے اسے ملیں تو بجائے خدا سے دور لے جانے کے اسے خدا کے قریب کرنے والی بنیں اور وہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے کے قابل ہو سکے۔"

(خطبات مسرور جلد4 صفحہ 178-179)

زندگی، عمر اور رزق بڑھانے کا ذریعہ

خدمتِ دین سے انسان کی جہاں زندگی اور عمر میں برکت پڑتی ہے۔ وہاں اموال بھی بڑھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں کیا علم کہ اس (بیٹے) کی خدمتِ دین کی وجہ سے تمہیں رزق مل رہا ہے اور جو شخص نفع رساں وجود ہوتا ہے۔ انسانیت کے لئے کام کرتا ہے اور دین کی خدمت میں لگا رہتا ہے وہ یَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ یعنی اس کا نام رہتی دنیا تک یادگار رہتا۔

دین کی خاطر وقت دینے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی دُعا

اور یہی وہ خدمت دین کرنے والے دوست ہیں جن کے لئے دعا کا بے پناہ جوش حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے۔ اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کو معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا کے لئے، خدا کے رسولؐ کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔“

پھر فرمایا:

”ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس رنگ اور طرز کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔“

پھر فرمایا:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قدر و منزلت اسی شخص کی ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہو۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جاویں۔“

اس کے بعد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب لکھتے ہیں:

”مجھے اس پر کسی حاشیہ اور تفسیر کی ضرورت نہیں۔ حضرت کو جو چیز سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو روح آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے وہ خدمت دین کا جوش تھا۔“

میٹنگز اور اجلاسات میں شمولیت کی ایک برکت، طاقت و قوت اور اتحاد کا بھی مظاہرہ ہوتا ہے۔ دشمن جماعت کے کاموں کی خاطر خدام دین میں منہمک دیکھ کر اس پر ایک رعب اور دبدبہ طاری رہتا ہے بلکہ اس کے لئے 100 بار پہلے سوچتا ہے۔

خدام بھائیو! حضرت مصلح موعودؓ نے جب ذیلی تنظیمیں بنائی تھیں۔ اس وقت خدمت کے لئے کم از کم آدھ گھنٹہ روزانہ کا مطالبہ کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک معرکہ آراء خطاب کے آخر پر احباب جماعت کو ان الفاظ میں بُلایا ہے۔

"اَب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو! ہاں تم کو! خدا تعالیٰ نے پھر اِس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اِس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اِس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اِس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہائے تکبیر اور نعرہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اِس زمین پر قائم ہو جائے۔ اِسی غرض کیلئے مَیں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اِسی غرض کیلئے مَیں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمدؐ رسول اللہ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمدؐ رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے، مَیں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی عزّت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(سیر روحانی تقریر جلسہ سالانہ 1953ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے:

"خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔ تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا، تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی"

(خطبہ جمعہ 12/ اگست 1983ء)

ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو لکھا کہ حضور! آپ پر مری جان قربان۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا

’’اگر آپ اپنے کام سے وقت نکال کر جماعت کے کام میں صرف کریں گے تو پھر جان بھی قربان سمجھی جائے گی ورنہ اگر وقت نہیں تو جان کیسے۔‘‘

(الفضل انٹر نیشنل 23/ نومبر 1993ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نیوزی لینڈ سے مخاطب ہو کر جماعتی خدمات کی یوں ترغیب دلائی:

’’خدا نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو کیوں ضائع کر رہے ہیں۔ احمدیت تو انشاء اللہ پھیلے گی۔ نئے آئیں گے اور مضبوط ہو جائیں گے۔ آپ لوگ اپنی نسلوں کی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ضائع ہو جائیں گے اس لئے ہوش کریں۔ اب باتیں چھوڑیں اور کام کرنے کی سکیم بنائیں اور Active ہو کر کام کریں۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے کہ ہم پیغام پہنچائیں۔ کوشش کرنا ہمارا کام ہے باقی نتیجہ پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔ آپ کی کوشش میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 150-151)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلفاء کی توقعات اور اُمنگوں کے مطابق کام کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا ہم اور ہماری نسلیں اللہ کے اُن تمام انعامات کے وارث ٹھہریں جن کی ایک جھلک مَیں نے اوپر بیان کی ہے۔ آمین

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

۞۞۞۞